REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP 3.

رجسٹرڈ نمبر ۳۲۲ (L۳۲۲)

شمارہ ۳۱

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر ۔ سید وسیم احمد عجب شیر

THE WEEKLY "BADR" QADIAN 143516

۱۳ ذیقعدہ ۱۴۰۵ ھ ۔ یکم ظہور ۱۳۶۴ ہش ۔ یکم اگست ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ / وفا (جولائی) ۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں" ۔ الحمد للہ ۔

احباب کرام اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

● ۔ آج ہی لاہور سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم ماجد احمد خان صاحب خلف محترم رفیع الزمان خان صاحب لاہور کو قریباً ایک ہفتہ قبل بچی عطا فرمائی ہے ۔ الحمد للہ ۔ نومولودہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے ولادت آپریشن کے ذریعہ ہوئی ہے اور بچی کو آکسیجن لگائے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے قارئین سے عزیزہ نومولودہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ ● ۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں ۔ ثم الحمد للہ ۔

شہر میں UTRECHT

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا تیسرا کامیاب نیشنل تبلیغ ڈے

وسیع پیمانہ پر جماعتی لٹریچر کی تقسیم اور پیغامِ حق کی اشاعت

ہالینڈ میں مقیم جماعت احمدیہ کے مبلغ رقم طراز ہیں :-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہالینڈ کو ۱۹۸۵ء کا تیسرا نیشنل تبلیغ ڈے بڑی کامیابی کے ساتھ ہالینڈ کے ایک اہم اور بارونق شہر UTRECHT میں منانے کا موقع ملا ۔

مورخہ ۲۳ مارچ بروز ہفتہ صبح پونے دس بجے مسجد مبارک دی ہیگ سے مکرم ہبۃ النور فرحان صاحب امیر ہالینڈ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد آٹھ افراد تین کاروں پر UTRECHT کے لئے روانہ ہوئے ۔ گیارہ بجے ہمارا قافلہ بخیریت UTRECHT پہنچا ۔ سنٹرل اسٹیشن پر ہمارے ایمسٹرڈم کے چار احباب اور آئینڈہوون کے تین احباب پہلے سے موجود تھے ۔ وہ اپنے اپنے شہروں سے سیدھے وہاں تشریف لائے تھے ۔

مقامی انتظامیہ سے بذریعہ خط اور فون مناسب جگہ کے لئے درخواست کی گئی تھی ۔ جس پر انہوں نے ہمیں دو اہم مقامات پر اپنے سٹال لگانے کی اجازت دی رکھی تھی ۔ مکرم امیر صاحب نے تمام افراد کو چار مختلف جگہوں پر نامزد فرمایا ۔ مرکزی سٹال سنٹرل سٹیشن کے غربی جانب جہاں عوام کثیر تعداد میں خرید و فروخت کے لئے آتے جاتے تھے ، لگایا گیا ۔ اس سٹال پر مکرم امیر صاحب کے ساتھ تین اور احباب نے شام ۴½ بجے تک نہایت جوش و خروش سے داعی الی اللہ کا فریضہ سر انجام دیا ۔ دوسرا سٹال شہر کے ایک اور بارونق حصہ میں لگایا گیا ۔ جہاں تین دوستوں نے کام کیا ۔ چونکہ یہ بہت بڑا اسٹیشن ہے اس لئے شرقی جانب دو اصحاب نے لٹریچر تقسیم کیا ۔ چوتھے گروپ نے ایک اور اہم بارونق علاقے میں لٹریچر تقسیم کیا ۔

چونکہ ان دنوں پاکستان میں جماعت کو کلمہ طیبہ لکھنے سے منع کیا جا رہا ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنے پر جیلوں میں بند کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں عربی زبان میں ایک دو ورقہ عرب مسلمان بھائیوں کو دینے کے لئے تیار کیا گیا ۔ واضح رہے کہ ہالینڈ میں مراکش کے مسلمان عربی بولنے والے کافی لوگ ہیں اور UTRECHT میں بھی ان کی کافی تعداد ہے ۔ اس لئے وسیع پیمانے پر پاکستان میں ہونے والے واقعات کی تفصیل اس دو ورقے میں درج کی گئی تھی ۔ اور اسلام کے نام پر ان سے ان کے خلاف آواز بلند کرنے کی اپیل کی گئی تھی ۔ عرب مسلمانوں نے بڑے جوش و خروش سے یہ عربی خط لیا ۔ UTRECHT میں اس خط کی ۳۵۰ کاپیاں عربی زبان میں اور پچاس کاپیاں اردو زبان میں تقسیم کی گئیں ۔ نیز ڈچ زبان میں پمفلٹ AHMADIYYAT IN DE ISLAM اور MOHAMMAD IN DE BIBLE بھی چھ چھ ہزار کی تعداد میں تقسیم کئے گئے ۔

اس دن تین قرآن کریم ڈچ ترجمہ کے اور ۵۰ گلڈرز کا مختلف قسم کا لٹریچر فروخت ہوا ۔ مرکزی سٹال پر ۲½ x ۱ میٹر لمبا بورڈ آویزاں کیا گیا تھا جس کے ایک جانب قرآن کریم کی بعض آیات کا ڈچ ترجمہ درج تھا ۔ اور دوسری طرف مختلف اخبارات کے تراشے چسپاں تھے جن میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہونے والے واقعات کی تفصیل تھی ۔

اس موقع پر مختلف لوگوں سے گفتگو کا موقع بھی ملا ۔ جن میں مراکشی ۔ ترک ۔ ڈچ ۔ پاکستانی ۔ ہندوستانی ۔ ایرانی اور سری لنکا کے لوگ شامل تھے ۔ ان میں سے تیس کے قریب نے خوشی سے اپنے ایڈریس بھی دیئے جن سے انشاء اللہ بعد میں بھی رابطہ رکھا جائے گا ۔

ہمارے ساتھ تبلیغ کے کام میں بعض دوسرے ملکوں کے مسلمان بھائیوں نے بھی مدد کی جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔ ان میں ایک ترک نوجوان مسلمان نے بڑی گرمجوشی سے تبلیغ کے سلسلہ میں لٹریچر تقسیم کیا ۔ اگر کوئی ڈچ لٹریچر لینے سے انکار کرتا تو یہ ترک نوجوان غصے میں آجاتا کہ کیوں یہ لوگ اسلام کے متعلق نہیں پڑھنا چاہتے ۔ بہرحال اس کو سمجھایا کہ ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے ، ہدایت دینا صرف خدا کا کام ہے ۔ اس نوجوان نے ایک گھنٹہ تک ہمارے احباب کے ساتھ مل کر لٹریچر تقسیم کیا ۔ اور جو چند لوگ پمفلٹ نیچے پھینک گئے تھے ان کو بھی اکٹھا کیا ۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف ، مالکان حمید ساری مارٹ ۔ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ک۔ صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر :- صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم ظہور ۱۳۶۴ ہش

بائبل بھی ہماری مؤیّد ہے (۱)

موجودہ عیسائیت جسے محققین پولوس کی ایجاد قرار دیتے ہیں کی بُنیاد اِس عقیدہ پر قائم ہے کہ آدم نے گناہ کیا اس لئے اس کی نسل وراثتاً گناہ گار ٹھہری ۔ دُوسری طرف چونکہ اللہ تعالیٰ رحیم بھی ہے اور عادِل بھی، اس لئے اس موروثی گناہ کی پاداش میں تمام نسلِ انسانی کو سزا دینے میں اس کی رحیمیت مانع تھی جبکہ اس کے عدل کا تقاضا تھا کہ بِلا استثناء سب گناہ گاروں کو سزا دی جائے ۔ اِس لئے اُس نے اپنے بیٹے یسُوع کو دُنیا میں بھیجا جس نے صلیب پر لعنتی موت قبول کرکے تمام نوعِ انسان کے گُناہوں کا کفّارہ ادا کیا ۔ اور چونکہ وہ صرف بیٹا ہی نہیں بلکہ اِلٰہ بھی تھا اس لئے صرف تین دن مُردہ رہنے کے بعد اُس نے ابدی زندگی حاصل کی ۔ اب وہ آسمان پر خُدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے اور آخری زمانہ میں اِسی جسمِ خاکی کے ساتھ آسمان سے دوبارہ نازل ہوگا ۔

یہ وہ بُنیادی ستُون ہے جس کے سہارے عیسائیت کی موجودہ بلند و بالا عمارت کھڑی ہے ۔ اور اگر اِس ستون کو گرا دیا جائے تو آنِ واحد میں عیسائیت کی ساری عمارت دھڑام سے پیوندِ زمین ہو جاتی ہے ۔ اپنی اس اِعتقادی کمزوری کا احساس خود عیسائیوں کو بھی ہے ۔ جیسا کہ پولوس اس ناقابلِ تردید حقیقت کو بایں الفاظ تسلیم کر چکے ہیں کہ :-

”اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ ۔“

(کرنتھیوں ۱۵/۱۴)

اِسی طرح نامور امریکی مناد ڈاکٹر زویمر لکھتے ہیں کہ :-

”فاذا ایماننا ھٰذا خطأً کانت مسیحیتنا بجملتھا باطلۃ۔“

(السرّ العجیب فی فخر الصلیب ص۴۰)

یعنی اگر مسیح کی صلیبی موت اور تین دن کے بعد اُن کے دوبارہ جی اُٹھنے کا عقیدہ غلط ثابت ہوجائے تو ہماری عیسائیت کلیتہً باطل اور جُھوٹی قرار پاتی ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح کی صلیبی موت کے دعویٰ کی تردید میں جب بھی عیسائیوں کے ساتھ کوئی منطقی بحث ہوتی ہے، وہ تمام تر عقلی و نقلی دلائل کو یکسر نظر انداز کرکے ہمیشہ اسی بات پر مُصر ہوتے ہیں کہ وہ صرف ”کتابِ مقدس“ یعنی بائیبل پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اِس لئے اُن پر صرف اُسی کے بیانات حُجت ہیں ۔ ”ڈوبتے کو تنکے کا سہارا“ کے مصداق اسی قسم کا مطالبہ اب عیسائیوں کے اُردو ماہنامہ ”مسیحی دُنیا“ نئی دہلی نے اپنی تازہ ترین اشاعت میں کیا ہے ۔ معاصر مذکور ، ”جماعتِ احمدیہ کے سربراہ کا چیلنج“ کے عنوان سے رقمطراز ہے :-

”انگلینڈ میں جماعتِ احمدیہ نے ٹلفورڈ (سرے) میں ۲۵ ایکڑ زمین پر اپنا صدر مقام بنایا ہے ۔ پچھلے دنوں وہاں تقریر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے چیلنج کیا ۔ اور کہا کہ اگر مخالفین حضرت عیسیٰ کو دوبارہ زندہ کر دکھائیں تو وہ (مرزا صاحب) اور اُن کی جماعت کے تمام افراد سب سے پہلے اُن کی بیعت کر لیں گے ۔ اور اپنے تمام عقائد کو چھوڑ دیں گے ۔

مرزا صاحب یہ بھول رہے ہیں کہ مسیح کی آمدِ ثانی گُنہگار انسانوں کی مرضی سے نہیں بلکہ خُدا کی مرضی سے اپنے وقت پر ہوگی ۔ اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا ۔ مرزا صاحب اصلیت جاننے کے لئے بائیبل کا مطالعہ فرمائیں ۔ بی بی سی کی خبر کے مطابق اس سے پہلے مرزا صاحب نے احمدیوں کی کنونشن میں کہا کہ یہ تصور کہ حضرت عیسیٰ کو جسمانی طور پر آسمان پر اُٹھالیا گیا محض عیسائیوں کا نظریہ ہے اور حضرت عیسیٰ اپنی جسمانی شکل میں دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے ۔“

(مسیحی دُنیا بابت جولائی ۱۹۸۵ء ص۲)

واضح رہنے کہ بامحنت امسال احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اصل مخاطب عیسائی نہیں بلکہ وہ مسلمان تھے جو عیسائیوں کی تقلید میں حضرت مسیح کے بارہ میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر دو ہزار سال سے زندہ ہیں اور چودھویں صدی ہجری میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے دوبارہ نزول فرمائیں گے ۔ اور مسلمانوں کے لئے چونکہ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ ہی حُجت ہو سکتی ہیں اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے معرکہ آراء خطاب میں از روئے قرآن و حدیث جو مدلل اور مبسوط بحث فرمائی وہ فی ذاتہ ایک علمی شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے ۔

جہاں تک عیسائیوں کے نقطۂ نگاہ سے حضرت مسیح کی بجسمِ عنصری آمدِ ثانی کا تعلق ہے یہ عقیدہ عند العقل اُس وقت تک قابلِ قبول نہیں ہو سکتا جب تک کہ مسیح کی صلیبی موت، تین دن کے بعد اُن کے دوبارہ جی اُٹھنے اور پھر اُسی جسمِ خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے والے مفروضات کو عقلی اور نقلی شواہد کی روشنی میں صحیح ثابت نہ کیا جائے ۔ اور چونکہ عیسائی حضرات اِس باب میں مُدعی کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے یہ ذمہ داری خود اُن پر عاید ہوتی ہے کہ وہ اپنے دعاوی کے ثبوت میں دلائل بھی پیش کریں ۔ مگر افسوس کہ مُدیر ماہنامہ ”مسیحی دُنیا“ نے اپنے دعووں کی تائید میں کسی قسم کا ثبوت پیش کرنے کی بجائے محض یہ کہہ کر اپنی جان چُھڑانے کی ناکام کوشش کی ہے کہ :-

”مرزا صاحب اصلیت جاننے کے لئے بائیبل کا مطالعہ کریں ۔“

ہمیں چونکہ اُن کی بے بضاعتی اور مجبوریوں کا احساس ہے اس لئے ہم اپنے مطالبہ پر اصرار کرنے کی بجائے اُنہیں اِس حقیقت سے آگاہ کر دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ جناب ! خود فریبی کی نقاب اٹھا

طوفانِ کراچی کا پیغام اہلِ پاکستان کے نام

”وطن“ لندن میں دِلاور فگار صاحب کی نظم بعنوان ”یہ سمندری طوفان تھا یا ایک تنبیہہ“ سے متاثر ہو کر ۔

خُدائے قہار کا غضب ہوں جو پوچھو تو قہر نام میرا
جو اس کے بندوں پہ ظلم ڈھائے اسے مٹانا ہے کام میرا

مَیں وہ غضب ہوں مرے تصوّر سے کانپ جاتا ہے اِک زمانہ
چھپی ہوئی ایک سرزنش ہوں چُھپا ہُوا ایک تازیانہ

خُدا کی بے پایاں طاقتوں کا بس ایک ادنیٰ غلام ہُوں میں
نہ مُسکرائے گی صبح جس کی وہ ایک افسردہ شام ہُوں میں

کبھی مَیں آندھی، کبھی بگولا، کبھی میں مانندِ لہر آیا
کیا تھا زیر و زبر زمیں کو میں جب بھی مانندِ قہر آیا

خُدا کی غیرت کو جب جگائیں ستم زدہ بیکسوں کی آہیں
نہ کام آئیں گی کچھ دُعائیں، نہ کام آئیں گی التجائیں

مَیں چُھپ کے آؤں گا بجلیوں میں، مَیں چھپ کے آؤں گا بادلوں میں
میں چُھپ کے آؤں گا موت بن کر، مَیں چُھپ کے آؤں گا زلزلوں میں

مَیں پھاڑ کر بادلوں کو آؤں تو نوحؑ کے طوفاں سا حال ہوگا
تباہیاں سامنے جو آئیں گی کتنا تم کو ملال ہوگا

جہاں سے اُمید تک نہ ہوگی وہاں سے چشمے اُبل پڑیں گے
جو منتظر ہیں تباہ کرنے کو ایسے سوتے نکل پڑیں گے

خراج لوں گا مَیں اس لہو کا جسے اُچھالا ہے عالموں نے
جسے بہایا ہے جاہلوں نے جسے نکالا ہے ظالموں نے

لہو جو اس کی جبیں سے ٹپکا جو گر کے سجدے میں رو رہا تھا
جو گڑگڑا کر خُدا کے آگے گناہ کے داغ دھو رہا تھا

جو ماں کی آنکھوں سے بہہ کے نکلا مَیں اُس لہو کا خراج لُوں گا
جو ضربیں کھا کھا کے رِس کے نکلا مَیں اُس لہو کا خراج لُوں گا

وہ مسجدیں اب خموش کیوں ہیں جہاں تھے چرچے عبادتوں کے
جہاں اذانوں کا تھا تسلسل جہاں تھے سجدے نمازیوں کے

جو مر گئے کیا خطا تھی اُن کی، مَیں تم سے اس کا جواب لوں گا
جو قید خانوں میں سڑ رہے ہیں مَیں تم سے اُن کا حساب لوں گا

خُدا کی غیرت کو جوش آیا تو کون تم کو بچا سکے گا
گُناہ کی چادر کو جب اُلٹ دُوں تو کون تم کو چُھپا سکے گا

اُسی کے ایما پہ بڑھ رہا تھا اُسی کے ایما پہ رُک گیا ہُوں
جو کچھ تھا وہ حکمِ ایزدی تھا، اُسی کے آگے مَیں جُھک گیا ہُوں

مگر یہ تنبیہہ کر چلا ہُوں کہ ابرِ وحشت ہے چھانے والا
سنبھل سنبھل کر قدم اُٹھانا کہ مَیں تو ہُوں جا کے آنے والا

سیّد امتیاز احمد ۔ مقیم انگلستان

خطبہ جمعۃ الوداع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ احسان (جون) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔

(ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں:۔

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

اور پھر فرمایا:۔

"آج کا دن اُمتِ مسلمہ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور اسے

جمعۃ الوداع

کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یعنی وہ جمعہ رمضان المبارک میں آخری جمعہ ہو اور اس دن بڑے ذوق و شوق کے ساتھ بکثرت نمازی مسجدوں میں پہنچتے ہیں اور یہ خیال ہے کہ ایک دن کی عبادت سے سارے سال کے گناہ دُھل جاتے ہیں اور سارے سال اگر انسان عبادت سے غافل بھی رہا ہو تو یہ جمعہ پڑھنے سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

عوام الناس کو علماء نے نامعلوم کیا کیا باتیں اس دن کے متعلق بتا رکھی ہیں جس کے نتیجے میں اس دن سے استفادہ کی بجائے بعض دفعہ بعض لوگ خوش خیال رہ کے اس دن سے نکلتے ہیں۔ کیونکہ جمعۃ الوداع کو دو طرح سے دیکھا جا سکتا ہے۔

ایک اس طرح سے کہ بعض لوگ اس دن اپنے گناہوں کو وداع کہتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے ان سے رخصت ہوتے ہیں اور یہ جمعہ ان کے لئے مبارکوں کا پیغام لے کے آتا ہے اور بشارتیں لے کے آتا ہے اور اس جمعہ سے دُھل کر وہ نومولود بچے کی طرح معصوم ہو کے نکلتے ہیں۔ پس یہ آخری جمعہ ان کے لئے گناہوں کا آخری جمعہ بن جاتا ہے جس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمتوں کے ساتھ وہ نیکیوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور

کچھ بدنصیب ایسے ہوتے ہیں

جو اس جمعہ کے دن سے ایسی برکتیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے نہ اس دن میں رکھیں اور نہ کسی اور دن میں رکھیں۔ برکت کا دن تو وہی دن ہے جو گناہوں سے نجات کا دن ہو۔ ایسا برکت والا دن نہ خدا نے پیدا کیا، نہ عقلِ انسانی اس کو قبول کر سکتی ہے کہ عاصی ایک دن کے لئے مسجد میں حاضری دے دی اور یہ سمجھ لیا کہ اب سارے گناہوں کی آزادی نصیب ہو گئی ہے تو ایسے لوگوں کے لئے یہ جمعہ دراصل نیکیوں کو وداع کہنے کا دن بن جاتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں جس طرح بھی ہو، رسم کے طور پر کہ ہم نے یہ مہینہ خدا کی اطاعت میں گزار لیا اب ہم واپس لوٹتے ہیں اس دنیا کی طرف جس دنیا میں ہمارے دل کی ساری لذتیں مضمر ہیں جس کو ہم بڑی تمناؤں سے دیکھ رہے تھے کہ کب یہ مہینہ ختم ہو تو واپس اس آزادی کی دنیا کی طرف لوٹیں پس یہ جمعۃ الوداع ان کے لئے نیکیوں کو وداع کہنے کا جمعہ بن جاتا ہے۔

اس جمعہ کو جو آج کا دن ہے ایک اور بھی اہمیت حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر کی راتوں میں عین وسط میں واقع ہوا ہے وہ آخری عشرہ جس کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اُمت کو بشارت دی کہ اس عشرہ میں تم لیلۃ القدر کو تلاش کرو خصوصیت کے ساتھ یہ اس عشرہ کے بیچ وسط میں طاق رات میں واقع ہوا ہے یعنی اس سے پہلے ۲۱ کی اور ۲۳ کی دو طاق راتیں گزریں جن میں لیلۃ القدر کے ظاہر ہونے کا احتمال موجود ہے اور ۲۵ کی رات اس جمعہ نے دیکھی وہ بھی ایک طاق رات تھی اور بعد ازاں دو طاق راتیں ابھی باقی ہیں۔

جہاں تک

لیلۃ القدر

کا تعلق ہے اس کے متعلق بھی بہت سے خیالات ہیں جو پھیلے ہوئے ہیں جن کا حقیقت سے تعلق نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک ایسی رات ضرور آتی ہے اس دن جس دن نزولِ قرآن شروع ہوا اور وہ غیر معمولی برکتوں کی رات ہے لیکن اس کا کبھی یہ معنی ہرگز نہیں کہ اس ایک رات کو پا کر پھر نیکیوں کی رات میں انسان آزاد ہو جائے کیونکہ قرآن کریم کی وہ سورت جس میں اس رات کا ذکر ملتا ہے اس تصور کو بالکل جھٹلا رہی ہے اور رد فرما رہی ہے۔ چنانچہ فرمایا یہ رات جاری رہتی ہے یہی حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ اس رات کے بعد تو ابدی نیکیوں کا دن طلوع ہوتا ہے۔ اس رات کے بعد گناہوں کی رات میں لوٹنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمیشہ کی روشنی طلوع ہو جاتی ہے جو کبھی پھر مومن کا ساتھ نہیں چھوڑتی۔ پس یہ تصور بھی جو بدقسمتی سے ظاہر پرست علماء نے اُمت میں پھیلا دیا ہے ان راتوں کو عبادت کی تحریک کرتا ہے اور ان راتوں کے بعد عبادت سے عدم دلچسپی پیدا کرتا ہے۔ لوگ اس انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ وہ چند راتیں ایسی جن میں زور لگا کر ہم اپنے رب کو راضی کر لیں اور اس کے بعد پھر سارا سال ہمارا رب ہمیں راضی کرتا رہے اور ہم اس کی نعمتوں کو جس طرح چاہیں استعمال کریں۔

لیکن لیلۃ القدر کا صرف یہی مفہوم نہیں بلکہ اور

وسیع تر مفہوم

"بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر کرو"

حضرت امام ... علیہ السلام (کشتی نوح)

پیشکش:۔ گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۱۰/۲ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۳

GLOBE RU...

گیا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پہلو پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی اور خلفاء جماعت احمدیہ نے بھی اس مضمون پر بڑی تفصیل سے مختلف رنگ میں اظہار خیال فرمایا لیلۃ القدر کا مضمون تو ایک بہت وسیع مضمون ہے اور لفظ لیلۃ کا اختیار کرنا اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے خود یہ بات ظاہر کر رہا ہے کہ صرف چند گھنٹے کی رات نہیں بلکہ اس سے زیادہ وسیع زمانہ بھی مراد ہے۔ چنانچہ جس طرح یوم اور نہار کی نسبت ہے اسی طرح لفظ لیل اور لیلۃ کی ایک نسبت ہے۔ نہار تو ظاہری دن کو صرف کہا جاتا ہے جو چند گھنٹے کے اندر ختم ہو جاتا ہے لیکن اس نہار کے اندر دن بھی شامل ہو جاتا ہے اور رات بھی شامل ہو جاتی ہے۔ عرف عام کے لحاظ سے چوبیس گھنٹے کے دن کو نہار کہتے ہیں اور زمانے کے لئے نہار کا لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ لیکن چوبیس گھنٹے کے دن کو بھی یوم کہا جاتا ہے مگر یوم اس کے علاوہ ایک وسیع زمانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے چنانچہ قرآن کریم نے جو سات دنوں میں زمین اور آسمان کی پیدائش کا ذکر فرمایا اس سے صاف یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور خود قرآن کریم لفظ یوم کے متعلق فرماتا ہے کہ بعض یوم خدا کے نزدیک پچاس ہزار برس کے برابر ہیں تو یہ نہیں کہ ہم قرآن کی تائید میں اپنی طرف سے اس کی طرف باتیں منسوب کرتے ہیں۔ جب قرآن سات دن میں یا چھ دن میں زمین و آسمان کی پیدائش کا ذکر فرماتا ہے تو خود وضاحت فرما دیتا ہے کہ اس سے ہمارا چوبیس گھنٹے والا دن مراد نہیں بلکہ ایک وسیع زمانہ مراد ہے۔ اسی طرح لیل اگرچہ عموماً اسی رات کے متعلق کہا جاتا ہے جو سورج غروب ہونے اور سورج طلوع ہونے کے درمیان کا زمانہ ہے لیکن لیل ایک ایسی رات کو بھی کہا جاتا ہے جو ایسے تاریک زمانے پر پھیلی ہو اور ایک پورا زمانہ اس میں پایا جاتا ہو۔ چنانچہ قرآن کریم نے لیلۃ کا لفظ استعمال فرما کر اس مضمون کو بہت وسعت عطا فرما دی ہے۔

جہاں تک قدر کے معنی کا تعلق ہے جب ہم ان پر غور کرتے ہیں تو یہ مضمون بہت ہی زیادہ وسیع ہو جاتا ہے اور ایک یا دو یا چار یا دس خطبوں میں یا اس سے زیادہ وقت میں بھی اسے سمیٹا نہیں جا سکتا گزشتہ سال اس موقع پر میں نے لفظ "قدر" کے مختلف معانی کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض امور احباب جماعت کے سامنے رکھے تھے آج صرف اس کے ایک پہلو سے میں جماعت کے سامنے کچھ باتیں پیش کرنی چاہتا ہوں اور وہ ہے قدر بمعنی کسی کی خدمات کی قدر کرنا، کسی کی اچھی باتوں کی قدر کرنا اور یہ قدر جو ہے یہ معنی بھی قرآن کریم سے ثابت ہے چنانچہ قرآن کریم لفظ قدر کو ان معنوں میں استعمال کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی اللہ کی نعمتوں کی قدر نہیں کی وہ پہچان نہیں سکے تو قدر بعض دفعہ بندے کرتے ہیں اور بعض دفعہ خدا قدر فرماتا ہے اور یہ مضمون دونوں پر یکساں چسپاں ہوتا ہے۔

پس

لیلۃ القدر کا ایک مفہوم یہ ہے

کہ وہ رات جس رات میں قدر کی جائے گی کچھ لوگ اپنے رب کا عرفان کریں گے اور اس کے احکامات کی قدر کریں گے اور اس کی خاطر ان احکامات کی خاطر اپنے رب کی اطاعت کے لئے قربانیاں پیش کریں گے اور کچھ ان کی قدر کی جائے گی اور وہ سب سے زیادہ قدر کرنے والا ان کا خدا ہے جو ان کی ان قربانیوں پر ان کی قدر فرمائے گا اور قرآن کریم کا یہ اسلوب جیسا کہ فرمایا

انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر

یہ جو ما ادراک کا محاورہ ہے قرآن کریم استعمال فرماتا ہے تو یہ اسلوب بتاتا ہے کہ آگے جو مضمون آ رہا ہے یہ سطحی مضمون نہیں ہے ویسے تو قرآن کریم کا کوئی مضمون بھی سطحی نہیں مگر ان میں ایک غیر معمولی گہرائی پیدا ہو جاتی ہے پس جس طرح دریا ایک بات میں گہرا ہوتا چلا جاتا ہے اور جب زیادہ گہرا ہو جاتا ہے تو بعض دفعہ اس کے اوپر توجہ کی خاطر تختیاں لگا دی جاتی ہیں کہ اس جگہ سے پانی زیادہ گہرا ہو جائے گا احتیاط کرو۔ لیکن یہ تو عرفان کا پانی ہے یہاں احتیاط کی خاطر تختی نہیں لگائی گئی بلکہ یہ بتانے کے لئے کہ اس مقام سے دیکھنے والے یہ نہ سمجھیں کہ ایک ہی برابر گہرائی میں پانی بہہ رہا ہے اب یہ وہ مقام شروع ہو رہا ہے جہاں بہت غیر معمولی گہرائی آنے والی ہے تم اس پر غور کرو۔ اس میں غوطے لگاؤ تا کہ عرفان کے موتی تلاش کرو۔ پس اس پہلو سے ایسی تمام سورتیں غیر معمولی توجہ کی محتاج ہیں جہاں وما ادراک کا محاورہ رکھ کر انسانی ذہن کو جھنجھوڑا گیا ہے اور خاص مضمون کے لئے تیار فرمایا گیا ہے لیلۃ القدر بھی انہی راتوں میں سے ایک رات ہے۔ یہ ان راتوں میں سے ایک زمانہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی توجہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔

پس بعض لوگ تو ایک رات کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں اور سرگرداں گزر جاتے ہیں اور اس سال بھی بہت سے لوگ گزرے گا لوگ ایسی راتوں کو تلاش رہے اور ڈھونڈتے رہیں گے لیکن درحقیقت تو ان چند ساعتوں کی تلاش ہوگی جو گناہوں کی بخشش کا پیغام دے کر ہمیشہ کے لئے ان کو فارغ کر دیں اور آزاد چھوڑ دیں پھر وہ جو چاہیں کرتے پھریں اور کچھ وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو ایک لمبی لیلۃ القدر میں سے گزر رہے ہوتے ہیں اس ظاہری رات کی بھی وہ قدر کرنے والے لوگ ہیں اور اس زمانے کی بھی قدر کرتے ہیں جس زمانے میں اللہ تعالیٰ ان سے قربانیاں چاہتا ہے اور اللہ کی اطاعت کی خاطر تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں پس یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت اس لیلۃ القدر کے بھی حقدار ہیں جو چند گھنٹوں کے لئے آتی ہے اور اس لیلۃ القدر کے بھی حقدار ہیں جو ایک لمبا زمانہ رکھتی ہے۔

آج بفضلہ تعالیٰ

جماعت احمدیہ ایک ایسی لیلۃ القدر میں سے گزر رہی ہے

جو قومی تاریخ میں ایک غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے ایسا غیر معمولی کہ تاریخ عالم پر نگاہ دوڑائی جائے تو بعض دفعہ سینکڑوں سال کے بعد ایسی راتیں ظاہر ہوتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے قدر کا مطالبہ فرماتا ہے اور اپنی اطاعت کی خاطر ان سے قربانیاں مانگتا ہے اور پھر جب وہ قربانیاں پیش کرتے ہیں تو ان کی قدر فرماتا ہے دکھوں کی راتوں میں بھی ان کا ساتھ دیتا ہے اور ان راتوں کے وقت بھی طلوع ہونے والے دنوں کی خوشخبریاں عطا فرماتا ہے اور پھر

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR BHADRAK Dist- BALASORE (ORISSA)
پیشکش منجانب:

روز مادہ زاں بھی طلوع فرما دیا کرتا ہے جو عظیم تر بشارت سے قرآن میں ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

پاکستان میں جو جماعت پر حالات گزر رہے ہیں یہ ایک ایسی ہی رات کی نقشہ بندی کر رہے ہیں۔ وہ دکھوں کا دور جو ایک عرصے سے جاری ہے جس میں سب سے زیادہ دکھ روحانی اذیت ہے جو جماعت کو پہنچائی جا رہی ہے۔ ایسے ظالم لوگوں کو جو نہ قرآن کا عرفان رکھتے ہیں نہ سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا پاس رکھتے ہیں۔ کھلی چھٹی دے دی گئی ہے کہ وہ سلسلے کے بزرگوں کو دن رات گالیاں دیں اور نہایت ہی گندے ماحول سے یاد کریں اور نہایت ناپاک انداز سے ان کا ذکر کرتے چلے جائیں اور گالیاں دیتے چلے جائیں۔

اکثر خطوط جو دکھ کا اظہار کرتے ہیں وہ ظاہری تکلیفوں کا نہیں بلکہ اس تکلیف کا اظہار کرتے ہیں۔ ربوہ سے آنے والے خطوط خصوصیت کے ساتھ مرکز سلسلہ میں اس ناانصافی اور ظلم کی داستانوں سے بھرے پڑے ہیں کہ جہاں محض للہ خدا کے نام پر عبادت کی جاتی ہے وہاں تو اللہ کا نام لینے کی اجازت نہیں اور نہ لاؤڈ سپیکر کی اجازت ہے نہ اذانیں دینے کی اجازت ہے مگر جہاں اذانوں کے بہانے نہایت فحش کلام بکا جاتا ہے۔ منبر رسول پر چڑھ کر نعوذ باللہ من ذالک اسے منبر رسول کہنا ہی نہیں چاہیئے وہاں اُن کو کھلی چھٹی ہے پانچ وقت اذان کے بہانے شدید گندی گالیاں دی جاتی ہیں۔ کان پکے جاتے ہیں لیکن پھر بھی وہ مسلسل نئے ایذا رسانی کے طریق ڈھونڈتے چلے جاتے ہیں نئے ظلم اُن کے ذہن ایجاد کرتے چلے جاتے ہیں۔

دراصل

جو ذہن رات کی پیداوار ہوں

اُن کے لئے کچھ مشکل نہیں جھوٹ اور فساد تراشنا اور نئے سے نئے ظلم تراشنا کیونکہ ظلم اور ظلمت دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایک گہرا علاقہ رکھتے ہیں۔ ظلمت کا مطلب ہے تاریکی اور ظلم بھی تاریکی ہی کی پیداوار ہے۔ روشنی کے نتیجے کبھی ظلم نہیں کرتے نہ وہ ظلم کا سوچ سکتے ہیں وہی لوگ ظلم وستم کی باتیں سوچتے اور پھر ان پر عمل کرتے ہیں جو تاریکی کی پیداوار ہوں یعنی جن کا واسطہ نور سے کوئی نہ ہو جن کا کوئی تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے نور سے نہ ہو۔

بہرحال یہ سلسلہ روحانی ایذا رسانی کا بھی جاری ہے اور بدنی ایذا رسانی کا بھی جاری ہے اور بدنی ایذا رسانی بھی ساری جماعت کے لئے روحانی ایذا رسانی میں تبدیل ہو جاتی ہے کیونکہ ایک جگہ ایک مومن کو بھی جب دکھ پہنچتا ہے تو ساری جماعت اس کے لئے بے قرار ہو جاتی ہے۔

چنانچہ گزشتہ کچھ عرصے میں یہ

ظلم وستم کا رُخ سندھ کی طرف

پھرا ہوا ہے اور اُسے خاص طور پر علماء وقت نے منتخب کر لیا ہے اخیروں پہ ظلم کے لئے۔

ابھی نواب شاہ کے ایک بزرگ جماعت احمدیہ کے ایک معزز خادم

عبدالرزاق صاحب کی شہادت

کی اطلاع ملی تھی جنہیں بڑی بے دردی کے ساتھ دن دہاڑے قتل کیا گیا اور کوئی ڈال سکے اور کسی قسم کی شنوائی نہیں ہوئی۔ اسی طرح قتل و غارت کا پیغام دیتے رہے مولوی اپنے خطبات میں دن رات ساری جماعت کو قتل پر اکسا رہے ہیں اور نواب شاہ میں خصوصیت کے ساتھ یہ سلسلہ جاری ہے اور بعض مولوی تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ہم ضامن ہیں تمہیں جنت کی خوشخبریاں دیتے ہیں اور ایسی ناپاک باتیں اُن کے دماغ سوچتے ہیں۔ یہ مسلمان سمجھ کرتے ہیں کہ ہم ذمہ دار

لیتے ہیں کہ جب تم قیامت کے دن پیش ہو گے تو نعوذ باللہ من ذالک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تمہارے استقبال کے لئے جنت کے دروازے تک پہنچیں گے کہ تم نے ایک مرزائی کو قتل کر دیا۔ یہ ان کا مبلغ علم ہے یہ ان کی عقیدت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یہ مقام مصطفیٰ ہے جو ان کے ذہنوں نے ایجاد کیا ہے کوئی بھی تعلق ان کو نور سے نہیں ہے۔ تصور بھی نہیں ان کو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کیا ذات تھے؟ کیا پاک وجود تھا؟ کیسے رحمت تھے بنی نوع انسان کے لئے؟ اپنوں کے لئے بھی غیروں کے لئے بھی وہ نور کا ایک جاری سوتا تھا نہ خشک ہونے والا۔ ہمیشہ ہمیشہ جاری رہنے والا کل عالم کو سیراب کرنے کے بعد بھی خشک نہیں ہو سکتا وہ ایک ایسی سلسبیل تھی جو خدا کی طرف سے نازل فرمائی گئی ایسی کوثر تھی جو رحمت کا پیغام لے کر ساری دنیا کے لئے ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے جاری رہنے کے لئے اس کی خوشخبری دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہو کر یہ ظالم اس ظلم کی تعلیم سے باز نہیں آ رہے۔

اور ابھی حیدرآباد سے ہمارے ایک بہت ہی بزرگ اور معزز بھائی

عقیل بن عبدالقادر کی شہادت

کی اطلاع ملی ہے۔ عبدالرزاق صاحب بھی بڑے خوش خلق بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے ملنسار منکسر المزاج اور ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر بھی بہت ہی اعلیٰ صفات حسنہ سے متصف تھے۔ یہاں انہوں نے غرباء کے لئے (آنکھ کے ڈاکٹر تھے) ان کی آنکھوں کے مفت علاج کے لئے کیمپ لگا رکھے۔ غریب آدمی جو آتا تھا اس کے لئے فیس لینے کا تو سوال ہی کوئی نہیں تھا بہت سے لوگوں نے مجھے بتایا کہ ان کی غربت کی وجہ سے اپنے پاس سے خرچ کیا کرتے تھے۔ ان کے کھانے پینے کا انتظام کرتے تھے ان کے بچوں کے لئے اخراجات دیا کرتے تھے۔ نہایت بے نفس، بے ریش انسان جس نے اپنوں کی بھی خدمت کی غیروں کے بھی دل موہے اور کوئی جزاء نہیں چاہی کسی سے کبھی۔ یکطرفہ احسان کا یہ سلسلہ جاری تھا ان کو بھی بڑے ظالمانہ طریق پر ابھی چند دن ہوئے شہید کر دیا گیا۔ یہ جو شہادتیں ہیں ان شہادتوں کے نتیجے میں وہ بہت پاکیزہ لوگ وہ پیارے وجود پاکستان سے رخصت ہو رہے ہیں جو دراصل پاکستان کی بقا کے ذمہ دار ہیں۔ ایسے وجود ہیں جن پر نظر پڑتی ہے خدا کی رحمت کی تو باقی لوگ بھی بخشے جایا کرتے ہیں۔ اس پر مجھے ایک شاعر کا شعر ابھی حال ہی میں حبیب جالب نے ایک نظم کہی اس کا ایک شعر یاد آ گیا وہ کہتے ہیں کہ ؎

خاک میں مل گئے نگینے لوگ
حکمراں ہو گئے کمینے لوگ

کیسے کیسے نگینے لوگ تھے جو خاک میں مل گئے؟ ایک طبعی نتیجہ ہے اس بات کا کہ کمینے لوگ ملک کے حکمران ہو چکے ہیں جب یہ کمینگی مسلط ہو جائے کسی ملک پر تو پھر اچھے اور پاک لوگوں کے

ارشادِ نبوی

"اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ"
(ابن ماجہ)

(ترجمہ) - مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کیا کرو۔

منجانب ازاراکین جماعت احمدیہ بھیونڈی (مہاراشٹرا)

لیے خاک کے سوا کوئی جگہ ہی باقی نہیں رہتی۔
قرآن کریم نے بھی اس مضمون کو ایک نہایت ہی اعلیٰ پیمانے پر اس رنگ میں بیان فرمایا ہے جس سے

قوموں کی آزادی اور اُن کی غلامی کا فلسفہ

عیاں ہوتا ہے۔ یہ شعر تو ایک محض جذباتی اظہار ہے۔ ایسے شعر بہت سے شاعروں نے کہے ہیں اور کہتے رہیں گے جب تک ظلم دنیا میں باقی ہے اس قسم کے شعر بھی انسانی شعور میں جنم لیتے رہیں گے لیکن قرآن کریم تو کسی شاعر کا کلام نہیں ہے وہ بھی اس قسم کی باتوں کا ذکر فرماتا ہے تو گہرا فلسفہ بیان فرماتا ہے کہ کمینے لوگ کیوں مسلط ہوا کرتے ہیں اور یہ فلسفہ بیان فرماتا ہے کہ ہمیشہ کمینگی اس وقت مسلط کی جاتی ہے جب غیر ملکوں کا دخل ہو جب غیر طاقتیں کسی ملک پر قابض ہونے لگیں تو خواہ وہ براہ راست قابض ہوں خواہ دوسروں کی معرفت قابض ہوں اس وقت ان کی پالیسی ان کی حکمتِ عملی یہ ہوتی ہے کہ کمینگی کو اوپر لایا جائے
چنانچہ قرآن کریم سورہ نمل میں آیت ۳۵ میں ملکہ سبا کا یہ حکیمانہ قول درج فرماتا ہے اور اسے محفوظ رکھنے میں حکمت یہی ہے کہ اللہ کو وہ قول پسند آیا۔ وہ نبی نہیں تھی وہ خدا کے مقربین میں سے نہیں تھی لیکن صاحبِ حکمت ملکہ تھی اور ایسی اچھی بات اس نے کہی کہ خدا تعالیٰ نے اس کلام کو ہمیشہ کے لئے قرآن کریم میں محفوظ فرما لیا۔ تحسین کے رنگ میں نہ کہ ایک بُری بات کے اظہار کے طور پر۔ جب اپنے بڑے لوگوں سے اپنے رؤساء سے وہ مشورہ کر رہی تھی تو انہوں نے کہا کہ ہم مقابلہ کریں گے اور ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں حکم چاہیئے ہماری طرف سے وہ جانتی تھی کہ اس بادشاہ کا جس جلال کے بادشاہ سے (حضرت سلیمانؑ) ان کا تو مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ قوم کو سمجھانے کے لئے ایک اُصول اس نے بیان کیا وہ کہتی ہے :-

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا
وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝

کہ جب بھی دوسرے بادشاہ کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں تو ان کے مفاد کا یہ تقاضا ہوا کرتا ہے کہ وہ کمینے لوگوں کو اوپر لے آئیں اور معزز لوگوں کو نیچا گرا دیں۔ اس سے یہ وہم پیدا ہو سکتا تھا نعوذ باللہ من ذلک کہ ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام پر الزام لگا رہی ہے

قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت

دیکھیں کہ کس طرح اس الزام کی یکسر نفی فرما دی کیونکہ آخر پر وہ ملکہ کہتی ہے کہ کذلک یفعلون — یہ ایک دستور ہے ہمیشہ سے اس میں سلیمان کا کوئی قصور نہیں۔ گویا یہ ظاہر کرنا چاہتی ہے کہ میں تو جانتی بھی نہیں اس کو وہ کس قسم کا بادشاہ ہے؟ لیکن میں یہ جانتی ہوں کہ دستور زمانہ یہی ہے اور اسی طرح چلا آیا ہے کہ جب غیر قومیں حاکم ہوا کرتی ہیں تو وہاں کے کمینے لوگوں کو اوپر کر دیا کرتی ہیں اور شرفاء کو رذیل بنا دیا کرتی ہیں اور بڑی بدقسمتی ہے ایسے ملک کی جہاں نگینے لوگ تو تہہ خاک ہو رہے ہوں اور کمینے لوگ حکمرانی کر رہے ہوں اور یہی ان کی حکمرانی کے لئے سب سے بڑا ایک پاسپورٹ ہو ان کی حکومت کی قابلیت کا کہ اُن کے اندر شرافت کی قدریں باقی نہیں رہتیں اور ایسے لوگ پھر مجبور ہوتے ہیں ظلم و ستم پر کیونکہ ظلم و ستم کے سوا وہ باقی نہیں رہ سکتے یہ ایک ایسی فطری بات ہے کہ جیسے وہ کوشش بھی کریں اگر تو وہ اسے ہٹا نہیں سکتے۔

یہ جو مظالم کا سلسلہ ہے

شہادتوں کے علاوہ بھی بڑی تفصیل کے ساتھ ہر طرف جاری و ساری ہے۔ خصوصاً سندھ میں جیسا کہ میں نے بیان کیا اور ایسی ایسی حیرت انگیز باتیں ظہور پذیر ہو رہی ہیں جن کو آپ نے کبھی تاریخ اسلام میں پڑھا تو کرتے تھے لیکن تعجب کی نگاہ سے بعض دفعہ دل مانتا نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اب ایک یا دو تاریخ اسلام کے تعجب کے واقعات نہیں رہے۔ بیسیوں واقعات ہیں جو دوبارہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی کوکھ سے پیدا ہو رہے ہیں اللہ کے فضل کے ساتھ۔ جماعت احمدیہ ان تاریخی حقائق کو دوبارہ زندہ کر رہی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ کلمہ طیبہ کے لئے جو مثالیں آپ تاریخ اسلام سے بارہا پیش کرتے رہے اور دنیا کو بتاتے رہے کہ اسلام کے آغاز میں اس طرح کلمہ کی خاطر قربانیاں دی گئیں ان واقعات کو پڑھ لیجئے اور ان واقعات کو سنئے جو اس وقت رونما ہو رہے ہیں اور انصاف سے اپنے دل میں سوچیں کہ کیا حقیقتاً اسی شان کے ساتھ اسی آن بان کے ساتھ تاریخ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے آخرین غلاموں میں دوبارہ زندہ ہو رہی ہے کہ نہیں ہو رہی بہت تفصیل بڑے لمبے واقعات ہیں ایک یا دو کی بات نہیں ہے میں صرف ایک دو نمونے کے طور پر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ایک صاحب ہیں ہمارے نوجوان رحیم نگر فارم کے ان کے متعلق اطلاع ملی کہ ان کو جب کلمہ طیبہ لگانے کے جرم میں گرفتار کر کے تھانہ لے جایا گیا تو پہلے تو دھوپ میں بٹھایا گیا اور وہاں کی دھوپ آج کل کی شدید گرمی میں بہت تکلیف دہ چیز ہے جس طرح آپ سنا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کو کبھی کلمہ توحید یا کلمہ شہادت پڑھنے کے جرم میں دھوپ میں کھڑا رکھا گیا۔ ایسے واقعات تمام وہاں رونما ہو رہے ہیں کہتے ہیں ان کو دھوپ میں کھڑا رکھا گیا اور جب اس کے باوجود کلمہ پڑھنے سے باز نہ آئے اور کلمہ کا بیج اتارنے سے انکار کیا تو ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر دو گھنٹے دھوپ میں درخت سے لٹکائے رکھا اور پھر چارپائی پر لٹا کر شدید گندی گالیاں دی گئیں اور مارا گیا جب پانی مانگتے تھے تو اس کے جواب میں گالیاں دیتے تھے اس کے بعد ایک ایسی جگہ جہاں چیونٹیوں کا سوراخ تھا اس بل پر ان کو بٹھا دیا گیا کہ زخموں کو چیونٹیاں چاٹیں اور اس سے زیادہ تکلیف پہنچے۔ پولیس شہر کے غنڈہ عناصر کو اور علماء کو ساتھ لگا لیتی تھی اور ہمارے نوجوانوں کو ڈنڈے مارتے ہوئے گالیاں دیتے ہوئے شہر سے گزارتی تھی اور علماء بھی ساتھ گندی گالیاں دیتے چلے جاتے ہیں اور جب اس کے باوجود احمدی نوجوانوں نے کلمہ کا انکار کرنے سے انکار کر دیا تو بعض کو ننگا بازاروں میں پھرایا گیا اور جوتیاں مارتے چلے جاتے تھے اور گندی فحش گالیاں دیتے چلے جاتے تھے اور کہتے تھے یہ دیکھو ان کا کلمہ اور یہ ہے جزا اس کلمہ کی۔

تاریخ اسلام کو پڑھنے والے ذرا لائیں تو سہی ایسے واقعات کی کثرت سے ان کو نظر آتے ہیں؟ اس تاریخ نے پیچھے دیکھے ہیں اب یہ وہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کا فیض ہے جو بکثرت اب ظاہر ہونے لگا ہے اور اس زمانے کے منکرین اور جھوٹ بولنے والے اور یہ کہنے والے نور عین کر سب سمجھتے ہیں۔ لوپیں

ھو النّاصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۹-بی مقابل ... مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر ۶۹-۶۱۷۰

قیمہ بنا دیا جایا کرتے ہیں ان کا منہ توڑ دیا ہے احمدیت کی قربانیوں نے۔ ہمیشہ کے لئے اُن کے قلم کند کر دئے ہیں جو اسلام کی تاریخ پر یہ الزام لگایا کرتے تھے کہ یہ سب بعد کے فرضی قصے ہیں آج ہماری آنکھوں کے سامنے یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں بہت زیادہ واقعات ہیں۔ میں آپ کو کون کون سے واقعات پڑھ کر سناؤں؟

ایک صاحب ہیں میر پور خاص کے وہ لکھتے ہیں ہم تینوں کلمے کا بیج لگا کر شہر میں گھومنے لگے اس کے بعد دو پولیس والے آئے۔ ہمیں گرفتار کرایا۔ پھر تھانے لے گئے وہاں جا کر پوچھنے لگے تم نے یہ کلمے کا بیج کیوں لگایا ہے تو میں نے جواب دیا کہ

کلمے سے ہمیں محبت ہے

اس لئے لگایا ہے وہ کہنے لگے ابھی تمہاری محبت نکال لیتے ہیں پھر انہوں نے مار دھاڑ شروع کر دی پہلے تھپڑ مارتے رہے اور جب وہ تھپڑ مارتے تھے ہم بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھتے تھے پھر انہوں نے کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلمہ نہ پڑھو مرزا صاحب کا کلمہ پڑھو ہم نے انکار کیا اور بتایا کہ ہمارا کلمہ تو محمد مصطفیٰ ؐ کا ہی کلمہ ہے اور یہی کلمہ ہم جانتے ہیں اور یہی پڑھیں گے تو اس کے بعد انہوں نے چمڑے کے جوتے منگوائے اور ان سے مارنے لگے جتنی زور سے ہمیں مار پڑتی تھی اُتنا ہی زور سے ہم کلمہ شہادت بلند کرتے تھے آخر جب وہ مار مار کر تھک گئے تو یہ لکھنے والے کہتے ہیں کہ مجھے ہنسی آگئی اس پر جانور کی طرح وہ پولیس کا جو افسر تھا وہ جھپٹا مجھ پر اور شدید غصے کی حالت میں اس نے میرے

سینے سے کلمہ نوچ کر پاؤں تلے روند ڈالا

کہتے ہیں مار کھا کر تو ہنستا تھا لیکن خدا کی قسم اس حالت میں میری چیخیں نکل گئیں اور پھر اسلام کے ان خدمت گاروں نے کہا اپنی شلواریں اتارو اور ہم اس پر اپنی جوتیاں ماریں گے ننگے بدن پر اور تمہیں ذلیل کریں گے پھر تمہیں پتہ لگے گا کہ کلمہ طیبہ سے محبت کا کیا نتیجہ نکلا کرتا ہے۔ کہتے ہیں ہجوم تھا مولوی تھے اور دو اڑھائی سو تماش بین تھے وہ جو خاموش تماشہ دیکھتے رہے پھر ان کا بڑا منشی آگیا اور اس نے پھر اپنی کسر نکالی وہ جو بید لے کر آیا تھا اس سے اس نے مارنا شروع کیا اور جب وہ مارتا تھا ہم پھر کلمہ پڑھتے تھے اور اسی طرح بالآخر انہیں حوالات میں بند کر دیا گیا

ایک ہمارے معلم وقف جدید ایک مجاہد ہیں جیل کاٹ کر آئے ہیں ان کا واقعہ انہوں نے لکھا ہے کہتے ہیں

ایک مجاہد کو اس لئے مارتے ہیں

کہ وہ اپنے ہاتھ سے کلمہ توحید اپنے سینے سے اتارتا نہیں تھا وہ مار کھاتا رہا مگر زبان سے کلمہ توحید ہی بلند کرتا رہا۔ پھر کپڑے اتارے اور پھر اسے مارنا شروع کیا پھر بھی وہ کلمہ توحید ہی بلند کرتا رہا۔ پھر اسے اُلٹا لٹا کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ دیا گیا اور ساتھ مارتے رہے وہ کہتے ہیں میرے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مہر [illegible] کا کہنا ہے کہ دل سے تو اس وقت بھی یہ آواز بلند ہو رہی تھی مگر گردن پر پاؤں کا ایسا دباؤ تھا کہ آواز گردن سے باہر نہیں نکلتی تھی پھر جب اس ظالم نے پاؤں ہٹایا تو پھر میں نے کلمہ توحید بلند آواز سے پڑھا اس پر پھر اسی طرح مجھے لٹا کر مارنا شروع کیا وہ بھی لکھتے ہیں کہ اس مرتبہ پر ایک دفعہ مجھے ہنسی آگئی تو ایس ایچ او نے سندھی میں کہا کہ تو بہت بڑا ڈاکو ہے۔ اتنے بڑے شدید تشدد کے باوجود تو اپنی اس حرکت سے باز نہیں آرہا۔ یعنی اتنا بڑا جرم ہو رہا ہے کہ پاکستان میں کلمہ طیبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کلمہ پڑھا جا رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر تو نہیں ہنسا کہ تم مجھے مار رہے ہو میں تو اس بات پر ہنسا ہوں کہ تم

بے وقوف۔ سمجھتے کیا ہو کہ ہم تمہاری ماروں کے نتیجے میں کلمہ طیبہ چھوڑ دیں گے۔ کہتے ہیں خدا کی قسم اگر جسم کا قیمہ بھی بنا دو تو بوٹی بوٹی کے ہر سانس سے کلمہ طیبہ بلند ہوگا اس کے سوا ہم اور کچھ نہیں جانتے۔

ایک باپ اپنے بیٹے کے متعلق لکھتا ہے

کہ تھرپارکر میں علماء دین کا زور ہے اور کلمہ کے بیج لگانے والوں پر برس پڑتے ہیں اور پولیس کو ساتھ لے کر پکڑواتے اور پھر ان پر سختی کرواتے ہیں اور پھر اپنے سامنے پولیس سے مرواتے ہیں۔ میرا لڑکا جو سب سے چھوٹا ہے بی اے میں میرپور خاص میں پڑھتا ہے اس کو کنڈی پولیس نے اتنا مارا کہ بار بار بے ہوش ہو جاتا تھا ہوش آنے پر پانی مانگتا تھا تو نہیں دیتے تھے اور پھر وہ کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کر دیتا تھا اور پھر اسے مارتے تھے اور پھر وہ مار کھاتے کھاتے بے ہوش ہو جاتا تھا یہ باپ اپنے بیٹے کے متعلق لکھتا ہے! الحمد للہ! اللہ کا احسان ہے کہ میرے بچوں کو خدا نے صدق اور ایمان سے نوازا ہے ہر دفعہ بے ہوشی کے بعد اس کے منہ سے کلمہ طیبہ ہی نکلا اور کوئی شکوے کی صدا بلند نہیں ہوئی اور اس کے بعد جب وہ گھر آیا ضمانت کے بعد تو کہتے ہیں تین دن تک اس کے پیشاب میں خون آتا رہا۔ میں نہیں جانتا کہ کیا نقصان اس کے اندر پہنچ چکا ہے۔

عظیم الشان قربانیاں

دی ہیں کنری اور تھرپارکر کے دیگر علاقے کے احمدیوں نے جہاں احمدیہ سینٹرز ہوا کرتی تھیں اور نوجوان لکھتے ہیں کہ ہم نے تو حوالات میں اور قید خانوں میں جنگل میں منگل بنا رکھا تھا۔ یہ لوگ ہمیں [illegible] ستانے کے لئے اذیتیں دے کر وہاں پہنچاتے تھے اور وہاں ہم عبادتیں کرتے تھے اور بلند آواز میں کلمہ ہائے توحید بلند کرتے تھے اور در و دیوار پر کلمہ لکھ دیتے تھے۔ کہتے ہیں عجیب منظر ہے اور عجیب وہ زندگی کے دن تھے جن کی لذت ہم بھلا نہیں سکتے اور باہر جو تھے وہ لکھتے ہیں کہ ہمارے سو سے زائد نوجوان تو اس طرح دکھ اٹھاتے ہوئے جیل میں گئے اور ہم باہر تڑپ رہے ہیں کہ کاش ہماری باری آئے اور ایک دوسرے سے مقابلے ہونے شروع ہو گئے اور ایک دوسرے سے لڑائیاں ہو رہی ہیں اس بات پر کہ پہلے کس کا نمبر آتا ہے کیونکہ جماعتی انتظام کے مطابق طلب کیا گیا تھا جو چاہتا ہے وہ شوق سے سامنے آئے کسی کو زبردستی کلمہ لگانے کا حکم نہیں ہے کیونکہ کلمہ پڑھنا، کلمے پر ایمان رکھنا تو ایک فریضہ ہے۔ کلمہ سینے پر لگا کر پھرنا تو کوئی ایسا شرعی فریضہ نہیں ہے کہ جس کے لئے خلیفہ وقت حکم دے۔ تو جماعت نے خوب اچھی طرح واضح کر دیا کہ یہ تکلیفیں دی جا رہی ہیں یہ اس کے نتائج نکلتے ہیں۔ تمہارے بچوں کے مستقبل بعضوں کے ہو سکتا ہے تاریک ہو جائیں۔ بظاہر دنیا کے لحاظ سے ہو سکتا ہے ایسے جسمانی آزار نہ لگ جائیں ان کو اس لئے سوچ سمجھ کر اپنے نام پیش کرو اور جماعت کے عہدیداروں کی اطلاع یہ ہے کہ ہزارہا احمدی جوش و خروش کے ساتھ لائن میں کھڑا تھا اور کوئی پرواہ نہیں تھی کہ ان کی تجارتوں کا کیا بنتا ہے ان کی زمینوں کا کیا بنتا ہے

عورتیں بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ اپنے نام پیش کر رہی تھیں

کہ ہمیں بھی موقع دو ہمارا بھی حق ہے۔ مائیں اپنے بچوں کے نام پیش کر رہی تھیں کہ ہمیں بھی موقع دو ہمارا بھی حق ہے۔ مائیں اپنے بچوں کے نام پیش کر رہی تھیں۔ بہنیں اپنے بھائیوں کے نام پیش کر رہی تھیں اور پھر بعض خط لکھتی تھیں کہ اللہ نے ہمارے ویزے تو نہیں [illegible] کاش آپ ہمیں بھی اجازت دیں ہم بھی وہاں جائیں ہمارا [illegible] ماریں کھاتا ہوا پہنچا ہے۔

عجیب دن ہیں۔ یہ وہ لیلۃ القدر ہے۔ نادانوں کو کیا علم کہ لیلۃ القدر کیا ہوتی ہے۔ چودہ سو سال کی دوری سے تاریخ اسلام کو دیکھ رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اُس زمانے میں یہ ہوتے تو یہی کرتے۔ ہرگز نہیں۔ اس زمانے میں ہوتے تو وہی کرتے جو

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمن

محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں سے کر رہے تھے آج بھی وہی کر رہے ہیں ظلم اور سفاکی کا یہ عالم ہے کہ ایک طرف شہادتیں ہو رہی ہیں جماعت کی دوسری طرف جھوٹے الزام لگا کر مزید افراد کو قتل کے مقدموں میں پھنسایا جا رہا ہے۔

سکھر میں ہمارے امیر ضلع شہید ہوئے۔ بڑھاپے اور بیماری کے ساتھ کوئی اسّی کے لگ بھگ ان کی عمر تھی اور ان کو جب شہید کیا گیا تو چار خدا کے اسلام جو بنے ہوئے تھے، وہ اسلام کی خدمت کرنے کے لیے آئے تھے انہوں نے گولیاں بھی ماریں اور برچھے لے کر آئے ہوئے تھے اور ہر آدمی اللہ اکبر کہہ کر برچھا اس بوڑھے کے جسم میں داخل کرتا تھا اور بڑے فخر کے ساتھ نعرے لگا رہا تھا کہ میں ہوں غازی جس نے اسلام کی یہ عظیم الشان خدمت کر دی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق متواتر احادیث میں یہ اطلاع ملتی ہے کہ وہ دشمن جو لڑنے کی نیت سے مسلمانوں کو غارت کرنے کی نیت سے لڑنے کے لیے آیا کرتا تھا اس کے متعلق بھی اپنے غلاموں کو یہ ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو بوڑھوں اور بچوں اور عورتوں کو کچھ نہیں کہنا اور یہاں ایک معصوم انسان عبادت کر کے نکلا خدا کی اور دیر تک مسجد میں بیٹھا اس بات پر روتا رہا کہ ان ظالموں نے ہمیں اذان دینے کی اجازت بھی ہم سے چھین لی ہے وہ جب مسجد سے باہر نکلتا ہے تو یہ چار جوان برچھوں سے اس پر حملہ کر کے اس کے جسم کو چھید دیتے ہیں اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہیں کہ یہ اسلام کی خدمت ہو رہی ہے۔

ان کے دونوں بچوں کو اب اس الزام میں قید کر لیا گیا ہے کہ اس مسجد میں جو سکھر کی ایک مسجد بتائی جاتی ہے پرانی، اس میں ایک بم پھٹا تھا اور اس میں یہ دونوں ملوث ہیں اور اس کے علاوہ بھی مختلف علاقوں کے احمدیوں کو بکثرت پکڑا گیا اور ظالمانہ طور پر ان کو حبس بے جا میں رکھا گیا۔ یہی ہمارے

سکھر کے سابق امیر صاحب قریشی عبد الرحمٰن صاحب شہید

کا بیٹا لکھتا ہے کہ گزشتہ ماہ کی ۱۴/۱۳ تاریخ کو سب سے پہلے خاکسار کو گھر سے باہر بلایا اور ڈی۔ایس۔پی نے گرفتار کر لیا یہ کہہ کر کہ تم نے ایک منصوبہ کے تحت مسجد منزل گاہ جو ایک تاریخی مسجد ہے پر بم پھکوایا ہے اس کے بعد گرفتاریوں کا سلسلہ بڑھتا رہا۔ میرے گھر سے نکلتے ہی بچوں کو گھر چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور بچوں نے بڑی کسمپرسی کی حالت میں گھر چھوڑا پھر وہ فرماتے ہیں کہ سرکاری ملازم کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ تنخواہ پر گزارہ ہوتا ہے جو مہینہ ختم ہونے سے پہلے ختم ہو جاتی ہے پھر حضور والا! خالی ہاتھ گھر سے باہر نکال کر بچوں پر ایک نفسیاتی خوف طاری کرنا کہاں کی شرافت ہے؟ کیا حکام کی مائیں بہنیں، بہو بیٹیاں نہیں ہیں؟ اس کے بعد میری غیر حاضری میں گھر کی تلاشی لی گئی جس بے دردی سے الماریوں اور صندوقوں کے تالے توڑے گئے وہ ناقابل بیان ہے گویا

گھر کے سامان کو سامانِ یرغمال سمجھ لیا گیا

جو قیمتی چیزیں تھیں اُن وہ لے آئے۔ احمدیوں کے گھروں سے عورتیں در بدر کی گئیں اور سامان کی بے دردی سے تلاشی لی گئی سامان کو لوٹ کا یعنی دوسرے احمدیوں کے گھر سے بھی سامان کو لوٹ کا مال سمجھ کر پولیس لے جاتی رہی ہم لوگ زیر حراست ان سب باتوں کو صبر کے آنسوؤں کا نذرانہ اپنے مالک حقیقی کے حضور پیش کرتے رہے۔

سکھر میں ایک دوست لکھتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم شریف صاحب کی دکان اور گودام اسلام کے نام پر گویا اسلام کی خاطر لوٹ لیے گئے۔

ایک صاحب کراچی کے نوجوان جو وہاں موقع پر بھجوائے گئے تھے کراچی سے ایک دستہ ہے کیونکہ وہاں کوئی مرد بھی باقی نہیں رہا تھا اور بچے بیچارے بڑی کسمپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے تھے ان کا خیال رکھنے کے لئے جماعتی ان کو پولیس نے ایک جگہ ایک کیمپ بنا کر رکھ دیا تھا ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جماعت کراچی نے اپنے نوجوانوں کو بھجوایا وہ لکھتے ہیں۔ میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ۱۲ مئی کو کراچی سے سکھر ڈیوٹی کے لئے آیا تھا کیونکہ اطلاع ملی تھی کہ سکھر کے تقریباً تمام مردوں کو بم کیس کے سلسلے میں حراست میں لے لیا گیا ہے اور عورتیں اور بچے گھروں میں اکیلے ہیں ۱۴ تاریخ کو صبح چار بج کر چالیس منٹ پر پولیس نے گھر پر چھاپا مارا جہاں ہم سو رہے تھے اور اُن چھ لڑکوں کو جن میں پانچ کراچی کے اور ایک روہڑی کا تھا گرفتار کر کے پولیس سٹیشن لے جایا گیا۔ سارا دن پولیس سٹیشن میں رکھا اور رات کو نو بجے کے قریب وہاں سے پولیس لائن سکھر میں منتقل کر دیا گیا جہاں پر باقی احمدی اسیرانِ راہ مولیٰ موجود تھے ہم میں سے سات افراد پر شناخت کر کے الزام لگا دیا گیا ہے کہ یہ لوگ اس واردات میں ملوث ہیں کچھ اور لوگوں کو بھی اس میں ملوث کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

شناخت کیسے ہوتی ہے۔ وہاں پر ایک موقعے کے گواہ ہمارے خیر پور ضلع کے ایک بڑے مخلص احمدی نوجوان ہیں جو قید میں ہیں اُن کا بھائی بھی تشدد کا شکار تھا اور وہ بھی نہایت دردناک طریق پر زدوکوب کیا گیا یہ لکھتے ہیں

شناخت پریڈ کا عجیب طریقہ

دیکھا کہ پہلے ہمارے چار یا پانچ دوستوں کو ایک ایک کر کے اپنے دفتر میں بلایا۔ یہ ڈی۔ایس۔پی منظر ہے کوئی جس کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ یہ حرکتیں کر رہا ہے ساری۔ تشدد میں بھی وہ سب سے زیادہ INVOLVE ہے اور ستم میں بھی۔ وہاں چار مولوی صاحبان بیٹھے ہوئے تھے پھر ان کو واپس بیرک میں بھیج دیا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر پانچوں کو اکٹھا بلا کر چند دوسرے آدمیوں کے ساتھ کھڑا کر کے شناخت پریڈ کرائی گئی۔ ان چار مولویوں میں سے دو کو بلا کر شناخت پریڈ کرائی جن کو پہلے ہی اپنے دفتر میں اچھی طرح اُن کے چہرے دکھا چکے تھے اور گفتگو کروا چکے تھے جس احمدی نوجوان پر تشدد ہوا ہے نہایت ہی ظالمانہ اس کے متعلق بھی وہ بڑے صاف گو ہیں احمدی بچے ہمارے کسی جگہ بھی غلط بیانی کو ملوث نہیں کرتے یہ بچے لکھ رہے ہیں کہ عام طور پر سکھر میں پولیس کا رویہ بڑا سخت لیکن یعنی جن حالات میں ہمیں پکڑا گیا جس طرح مولویوں کا زور تھا ویسے ظلم نہیں کئے گئے جیسے سکھر بار کی پولیس نے وہاں کے ڈپٹی کمشنر کے حکم کے نتیجے میں کئے حتی المقدور وہ بچتے رہے ظلم سے سوائے ایک ڈی۔ایس۔پی کے جو ہر بات میں پیش پیش تھا اور وہ مولوی صفت رکھتا تھا کہتے ہیں ایوب کو وہ خود ہی لا رہا تھا ربوہ سے اپنی فیملی کو لے کر پہلے تو اس کو ایک پولیس والے کے ساتھ ربوہ بھجوایا گیا وہاں سے پکڑنے کے لئے یہ کہانی بنائی گئی کہ گویا واردات کر کے بھاگ کر ربوہ جا چکا ہے اور وہ از خود ربوہ کے لئے پہلے ہی روانہ ہو چکا تھا پولیس کو یہ بتایا گیا کہ ربوہ والے ایسے ظالم اور خبیث اور سفاک لوگ ہیں کہ جو تم جا رہے ہو وہاں اب شاید تم کو دوبارہ نصیب نہ ہو اس لئے آخری دفعہ الوداع کہہ جاؤ اور گلے لگ جاؤ کیونکہ اب شاید تمہارا واپس آنا ممکن نہ رہے وہ جب گئے تو ان کے ساتھ بالکل اور سلوک ہوا ہر آدمی کو عجیب پایا ہر آدمی کو روزے میں دیکھا ان کے آثار ہی اور تھے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ وہ بیچ تو تقریباً احمدی ہو چکا ہے اور واپس آ کر مسلسل احمدیت کی تبلیغ کر رہا ہے اور یہ جو فیملی تھی ایوب اور ان کے بچے بہ براہ راست خود پہنچ رہے تھے چنانچہ وہاں کی پولیس نے بذریعہ تار ان کو اطلاع کر دی کہ وہ آ رہے ہیں۔ چنانچہ یہ مجرم دیکھیں فوراً کس

قسم کے ہیں احمدی معصوم؟ اڑھائی سو آدمیوں کی نفری لے کر ایس ایس پی خود وہاں پہنچا ہے اُن کو گرفتار کرنے کے لئے۔ اتنا خطرناک مجرم واپس آرہا ہے از خود۔

اور اُن کے بھائی اُن کے ساتھ جو سلوک کا واقعہ لکھتے ہیں وہ یہ ہے ایوب کو پہلے تو ویسے ہی پوچھ گچھ کرتے رہے مگر پھر اس کو چوبیس گھنٹے ہاتھ اوپر باندھ کر کھڑا کر کے لاک اپ میں بند کر دیا صرف ایک دفعہ پیشاب کے لئے کھولا گیا چوبیس گھنٹے کے بعد جب ہمیں بلایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو کہیں کہ یہ اقبال جرم کرلے ہم نے کہا جب اس نے جرم کیا ہی نہیں تو اقبال کس بات کا کر لے تو پھر ہمارے تین آدمیوں کے سامنے ڈی۔ ایس۔ پی مظہر نے غصہ سے حکم دیا کہ ایوب کو لاؤ تم پھر اس کو ننگا کر کے لٹایا گیا اور جو تشدد توڑا گیا اس کو بیان کرنے کا حوصلہ نہیں ہے۔ میرے کانوں میں انگلیاں دینے کے باوجود اس کی چیخیں سنائی دیتی رہیں۔

یہ خدمتِ اسلام ہو رہی ہے آج پاکستان میں۔ کس کے نام پر کسی فرعون کے نام پر نہیں کر رہے یہ خدمت، کسی ابلیس کے نام پر نہیں کر رہے بلکہ

اللہ کے پیاروں کے نام پر

خدا کے مقدس لوگوں کے نام پر یہ ظلم ڈھا رہے ہیں کوئی حد نہیں رہی بے حیائی اور سفاکی کی اور بے غیرتی کی۔ نہ دین سے محبت ہے، نہ اسلام سے محبت ہے، نہ سید ولد آدم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام کا کوئی احترام ہے۔ بعض لوگ گندی حرکت میں پکڑے جائیں، جیب چوری میں پکڑے جائیں، کسی اور بُرے فعل میں پکڑے جائیں تو اپنے ماں باپ کا نام نہیں بتاتے شرم کے مارے وہ کہتے ہیں ان کو کیوں بدنام کریں چنانچہ پولیس مارتی رہتی ہے وہ شرم کی وجہ سے نام نہیں لیتے کہ ہمارے ماں باپ کا نام نہ ملوث ہو جائے۔ ان کو حیا نہیں کہ اس سے کہیں زیادہ بھیانک جرائم کر رہے ہیں جو ایک مجرم کرتا ہے اور پھر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نام پہ کرتے ہیں، ان کو شرم آتی ہے، نہ ان کو حیا آتی ہے۔ نہ خدا کا خوف کھاتے ہیں مگر جیل میں جس طرح یہ لوگ وقت گزارتے رہے ان مشاغل میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکے۔ ان کا ظلم، ان کی سفاکیاں کلیۃً ناکام رہیں۔

کوئی صاحب لکھتے ہیں کہتے ہیں صبح اڑھائی تین بجے اٹھ کر تہجد کی نماز بلاناغہ باجماعت ادا کرتے ہیں۔ ایسا رقت آمیز نظارہ ہوتا ہے کہ جو سپاہی سحری کھانے کے لئے آتے ہیں ہمیں تہجد میں روتے دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں خدا تعالےٰ نے ہمارا

زندان بھی پولیس کا میس

بنا دیا ہے جہاں صبح شام لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ جو بھی روٹی کھانے آتا ہے پوچھتا ہے کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ شام کو روٹی کھانے آتا ہے تو نماز مغرب ادا کر رہے ہوتے ہیں وہ بہت پریشان ہوتے ہیں کہ مولوی کچھ بتاتے تھے ان کے عمل بالکل حقیقی مسلمانوں جیسے بعض تو ہمارے سامنے ہی مولویوں کو گالیاں بھی دینے لگ جاتے ہیں۔ دو وقت درس ہوتا ہے خوب تبلیغ کی جا رہی ہے۔ اتنی تبلیغ کا مجھے کبھی آزادی میں بھی موقع نہیں ملا تھا، جتنی اب مجھے اس قید خانے میں تبلیغ کا موقعہ مل رہا ہے۔ کیوں نہ ہو؟ یہ سُنّتِ یوسفی کو زندہ کرنے والے نوجوان ہیں۔ کہتے ہیں خدا گواہ ہے اب تو یہاں ایسا دل لگا ہے کہ واپس جانے کو دل نہیں چاہتا۔ یہ واقعہ اور دوسرے نوجوانوں نے جو واقعات لکھے ہیں کلمہ لکھنا دیواروں پر اور پڑھنا اس پر مجھے وہ غالب کا شعر یاد آگیا وہ کہتا ہے ؎

قید میں بھی ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد
ہاں کچھ اک رنجِ گراں باریِ زنجیر بھی تھا

کہ قید میں تیرے وحشی کو تو تیرے زلف کی یاد اُسی طرح رہی وہ یاد قید چھین نہیں سکی ہاں جو زنجیریں تھیں ان کا بوجھ بھی تھوڑا سا تھا اُس کا رنج بھی تھا۔

مگر دیکھو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فیض کو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کی سنت دوبارہ زندہ کر دی

یہ وہ قیدی ہیں

جن کو قید میں بھی خدا اور رسول کی یاد رہی اور یہ وہ قیدی ہیں جن کو رنجِ گراں باریِ زنجیر بھی نہیں اس رنج کو بھی بھلا بیٹھے اور زندانوں سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اب تو باہر جانے کو دل نہیں چاہتا جو لطف اللہ کی خاطر دکھ اٹھانے کا جو تبلیغ کا مزا آرہا ہے اس کا باہر بیٹھنے والا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا اور اللہ بھی اپنی رحمت کے ایسے نشان اُن کو حیرت انگیز دکھا رہا ہے

وہ کہتے ہیں کہ وہ بھائی میرا جس کو نہایت ہی شدید زد و کوب کیا گیا اور ساری رات مسلسل ہتھکڑیاں ہاتھ میں باندھ کر لٹکائے رکھا اس سے میں نے پوچھا کہ بھئی بتاؤ تو سہی تمہارا کیا حال ہوا اُس رات؟ تو عزیزم ایوب نے مجھے بتایا کہ مجھے تو اتنا یاد ہے کہ جب وہ مجھے لٹکا کے چلے گئے تو مجھے اُسی وقت نیند آگئی۔ جب آنکھ کھلی تو دن ہو چکا تھا کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی کہتے ہیں وہ ان دکھوں کے باوجود نہ صرف ہنستا ہے بلکہ دوسروں کو ہنساتا ہے اور اُن کو حوصلہ دلاتا ہے۔ کہتے ہیں وہ اسی حالت میں اپنے ساتھی قیدیوں کا دل بڑھا رہا تھا کہ اُن کو بتاتا تھا کوئی بات نہیں اللہ کی خاطر بڑا مزا آیا۔ کہتے ہیں وہ تو ہنس رہا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو کی لڑی جاری تھی کہ اے اللہ تیری کیا شان ہے کہ ہم تو پڑھا کرتے تھے کہ آگ گلزار ہو گئی مگر آگ کو گلزار ہوتے دیکھا کبھی نہیں تھا آج تو اپنی آنکھوں کے سامنے ہم نے اس

آگ کو گلزار ہوتے بھی دیکھ لیا

یہ وہ لوگ ہیں خدا کے بندے جن کو یہ راہ حق سے ہٹانا چاہتے ہیں ظلم و ستم کے ذریعہ۔ یہ وہ خدا کے بندے ہیں جن کو کلمہ توحید سے ہٹانا چاہتے ہیں ظلم و ستم کے ذریعہ اپنی سفاکیوں اور اپنے مظالم اور اپنے تاریک خیالات کو پیدا وار وہ تمام حرکتیں جو انبیاء کے دشمن انبیاء کے غلاموں کو راہ حق سے ہٹانے کے لئے اختیار کیا کرتے تھے۔ یہ وہ ساری حرکتیں کر رہے ہیں بے وقوف ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ان مظالم کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو راہِ حق سے ہٹا سکیں جھوٹے اور نادان ہیں کبھی پہلے بھی اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوؤں کے غلام ان آزاروں سے ان تکلیفوں کی وجہ سے راہ حق سے ہٹے ہیں جو آج ہٹیں گے؟

پس میں ان سے یہ کہتا ہوں اور ساری جماعت کی نمائندگی میں یہ کہتا ہوں کہ تم جو چاہو کر لو۔ جتنا زور لگانا ہے لگا لو خدا کی قسم ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کی راہوں سے نہیں ہٹیں گے، نہیں ہٹیں گے، نہیں ہٹیں گے اور احمدیت کا یہ قافلہ ہمیشہ آگے بڑھتا چلا جائے گا

جن راہوں پر تم چل رہے ہو

تاریخ انسانیت سے ثابت ہے کہ وہ ناکامی اور نامرادی کی راہیں ہیں۔ وہ ہمیشہ تاریک راہوں کے طور پر دنیا پہ ظاہر ہوتیں اور ان راہوں پر آنے والوں نے نظر ڈالی تو ہمیشہ لعنتیں بھیجتے رہے ان راہوں پر وہ مغضوب علیہم کی راہیں ہیں، وہ ضالین کی راہیں ہیں لیکن خدا کی قسم ہم جن راہوں پر چل رہے ہیں وہ انبیاء اور ان کے اصدقاء غلاموں کی راہیں ہیں اور یہ وہ راہیں ہیں جو کہکشائیں بن کر آسمان پر چمکا کرتی ہیں پس ایک آسمان کی کہکشاں کو ہم نے دیکھا ہے، جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں اولین نے اپنے قدموں سے بنائی تھیں اور اے دیکھنے والو دیکھو کہ محمد مصطفیٰ کے غلام، وہ آخرین میں ظاہر ہونے والے، اب پھر ان کہکشاؤں کو اپنے خون سے بنا رہے ہیں۔ اپنی قربانیوں سے روشن کر رہے ہیں ان کو اور آئندہ زمانہ ان راہوں کو دیکھے گا۔ ان چمکتی ہوئی کہکشاؤں کو اور ان سے سبق حاصل کرے گا اور ان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد مصطفیٰ کے غلاموں پر ہمیشہ رحمت اور درود بھیجتا رہے گا۔

(باقی صفحہ ۱۲ کالم ۳)

الحاج علی روجرز مرحوم آف سیرالیون کا ذکر خیر

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک مکتوب

از مکرم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد فضل لندن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج جمعہ کے دوسرے خطبہ میں حضور نے محترم الحاج علی روجرز کے وفات کی خبر سنائی تو خاکسار کو اُن سے ملاقات کی بہت سی باتیں یاد آگئیں۔ جو حضور اقدس کی دلچسپی کے لیے تحریر کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

خاکسار کو ۱۹۶۸ء میں لائبیریا کے پریذیڈنٹ ٹب مین نے لندن میں لائبیریا بطور اسٹیٹ گیسٹ آنے کی بمع فیملی دعوت دی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے ازراہِ شفقت خاکسار کو اس دعوت کو منظور کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ خاکسار جولائی ۱۹۶۸ء میں جب لائبیریا کے دورہ پر گیا تو سیرالیون اور گھانا میں بھی ایک ایک ہفتہ ٹھہرا۔ سیرالیون میں جب خاکسار پہنچا۔ تو جماعت نے بو کی مسجد میں خاکسار کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا۔ اس استقبالیہ میں مکرم الحاج علی روجرز مرحوم نے تقریر کرنی تھی اور خاکسار نے جوابی تقریر کرنی تھی۔ مکرم الحاج علی تقریب سے ایک گھنٹہ قبل تشریف لائے اور خاکسار کو اپنی ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ دوران گفتگو الحاج علی روجرز پر رقت طاری ہو گئی اور زار و قطار رونا شروع کیا۔ جب کافی دیر کے بعد ان کی طبیعت بحال ہو گئی تو بہت حسرت سے کہنے لگے کہ ایک زمانہ تھا کہ میں بہت خوشحال تھا۔ میں نے ہی بو میں مشن ہاؤس اور پرنٹنگ پریس اور مسجد کے لیے اپنی زمین دی اور اس پر تعمیر کا خرچ برداشت کیا۔ لیکن پھر میرے مالی حالات خراب ہو گئے ایسے وقت میں میرے دل میں زبردست خواہش پیدا ہوئی کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ؓ کی زیارت سے مشرف ہو جاؤں۔ لیکن میرے پاس کرایہ کی رقم نہ تھی۔ اس لیے میں نے پیسہ پیسہ بچانا شروع کیا اور جب مناسب رقم جمع ہو گئی تو حضور وفات پا گئے اور میں ان کی زیارت سے محروم رہا۔ یہ کہہ کر الحاج علی روجرز صاحب مرحوم پھر پھر رقت طاری ہو گئی اور بہت دیر تک روتے رہے۔ پھر فرمانے لگے کہ اب دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے خلیفہ ثالث ؒ کی زیارت نصیب کرے۔

جب جلسہ کا آغاز ہوا تو الحاج علی روجرز نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جو باتیں میں اب کرنے لگا ہوں وہ تاریخی اہمیت کی حامل ہیں اور ہماری نئی نسل کے غور کے قابل ہیں۔ فرمانے لگے کہ میں نوجوان تھا اور مشنری تقریر کریں گے۔ میں نے سمجھا کہ کوئی عیسائی مبلغ ہوگا کیونکہ اس وقت تک مشنری کا لفظ صرف عیسائی مبلغین کے لیے ہی بولا جاتا تھا۔ شام سے قبل شہر میں مولویوں کی طرف پھر منادی کی گئی کہ جو شخص بھی اس مسلمان مشنری کی تقریر سنے گا یا اسے اپنے گھر میں رات بسر کرنے دے گا۔ وہ کافر ہوگا اور ہم اس کا بائیکاٹ کریں گے شہر بھر کو ملاؤں نے خوب بھڑکا دیا۔ شام کو حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی نے تقریر کی کوشش کی لیکن انہیں بولنے نہ دیا گیا۔ چنانچہ وہ اور ان کا ایک نوکر جو چھوٹی عمر کا تھا۔ شام کو شہر میں رات گزارنے کے لیے کوشش کرنے لگے میں اگرچہ ان کو نہ جانتا تھا۔ لیکن میری غیرت نے یہ برداشت نہ کیا کہ ان کو اس حال میں اکیلا چھوڑ دوں چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ ہو گیا اور ہم نے مختلف جگہوں پر رات گزارنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ شام ڈھل گئی تو حضرت مولوی نذیر احمد علی نے فرمایا کہ چلو شہر سے باہر رات گزارتے ہیں۔ چنانچہ ہم تینوں شہر سے باہر ایک درخت کے نیچے آگ روشن کر کے لیٹ گئے۔ رات کو حضرت نذیر احمد صاحب علی کو دمہ کا شدید حملہ ہو گیا اور ان کی حالت غیر ہو گئی۔ میں سمجھ نہ کر سکتا تھا۔ مولوی صاحب موصوف دعاؤں میں لگے رہے اور جو ادویات ان کے پاس موجود تھیں وہ استعمال کرتے رہے لیکن افاقہ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ صبح جب حضرت مولوی نذیر احمد علی کی حالت کچھ بہتر ہوئی تو فرمایا۔ علی روجرز مجھے رات کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ احمدیت سیرالیون میں پھیلے گی اور یہاں پر غالب آئے گی۔ نیز مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ جس جگہ ہم نے رات گزاری ہے یہاں اللہ تعالیٰ احمدیت کو مستحکم کرے گا اور تمہیں (یعنی علی روجرز کو) جماعت میں نمایاں مقام عطا کرے گا۔ میں نے ان کی باتوں کو سنا لیکن یقین نہ آیا کہ حالت تو یہ ہے کہ رات بسر کرنے کو جگہ نہیں۔ اور باتیں غلبہ کی کر رہے ہیں

حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی اپنے وعدہ پر روانہ ہوئے میں احمدی ہو گیا اور آج اللہ تعالیٰ کا یہ زبردست نشان ہے ہمارے سامنے جس جگہ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی نے پریشان حال اور بے کسی میں رات گزاری تھی عین اسی مقام پر ہمارا احمدیہ سیکنڈری سکول قائم ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے عین وہ مقام جماعت کو عطا کر دیا جہاں اس کے ایک بے کس مبلغ نے ساری رات بیماری اور دعاؤں اور گریہ و زاری میں گزاری تھی۔ پھر فرمانے لگے کہ ان کی پیشگوئی کے مطابق مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز عطا کیا کہ اس سکول کے بورڈ آف گورنرز کا میں ممبر ہوں۔

پھر فرمانے لگے کہ جہاں پر موجودہ پرنٹنگ پریس اور مشن ہاؤس ہے میں یہاں اپنا ذاتی مکان بنانا چاہتا تھا۔ ایک دن جمعہ کے دن مجھے کسی نے کہا کہ تم اپنا مکان بنا رہے ہو اور مبلغ کے پاس رہنے کے لیے اپنی جگہ تک نہیں۔ یہ سن کر میں بہت پریشان ہوا اور میں نے اسی وقت تہیہ کر لیا کہ یہ جائیداد اب سلسلہ کی ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا چنانچہ میں نے اگلے جمعہ کے دن نماز کے بعد اعلان کر دیا کہ یہ ساری جائیداد میں سلسلہ کے نام ہبہ کرتا ہوں۔ اور بہت سارے پونڈ بھی جو میرے پاس نقد موجود تھے میں نے جماعت کو دے دیئے

والسلام خاکسار

حضور کا خادم

بشیر احمد رفیق

خطبہ جمعۃ الوداع صفحہ ۹ سے آگے

پس

مبارک ہو تم جو اس لیلۃ القدر کے زمانے کو پانے والے ہو

مبارک ہو تم جنہوں نے اپنی قربانیوں سے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کی قدر کے لائق بن گئے خدا کی قدر کے لائق ٹھہرائے گئے پس جو زور لگتا ہے تم لگا لو اے دشمنانِ احمدیت۔ جتنے احمدی شہید کرنا چاہتے ہیں شہید کر لو۔ ایک نہ دو سے کی مسجد نہیں تم جتنی مسجدوں میں چاہو بم سے ان کو اڑانے کی کوشش کرو خدا کی قسم ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ محمد مصطفیٰ کے غلاموں کا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خدا ہمارے ساتھ ہے تم لازماً ناکام اور نامراد ہو کر مر دو گے اور احمدیت کیلئے وہ صبح ضرور طلوع ہوگی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے اور قرآن میں وعدہ کرتا ہے حتی مطلع الفجر۔ اے میرے بندو! یہ رات جاری تو رہے گی لیکن ہمیشہ کے لئے نہیں۔ یہ دکھ ہیں مگر میں ان دکھوں کو قدر اور پیار کی نگاہ سے دیکھ رہا ہوں۔ پس میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں حتی مطلع الفجر یہ مطلع فجر تک کی باتیں ہیں اور فجر کا طلوع ہونا زیادہ دیر کی بات نہیں رہی۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے فرمایا:-

ابھی نماز جمعہ کے بعد میں اپنے بہت ہی پیارے شہید بھائی ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ اس کے ساتھ ہی باقی شہداء احمدیت جو ہیں ان کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائیگی اکٹھی دوبارہ۔ اس دعا کے ساتھ اس التجا کے ساتھ کہ یہ وداع کا جمعہ ہمارے لیے دکھوں اور مصیبتوں کے وداع کا جمعہ بھی بن جائے جس طرح کے بعض احمدی بھائیوں نے مبشرات دیکھی ہیں اور لکھا ہے کہ اللہ نے خوشخبری دی ہے کہ اس رمضان سے ابتدا احمدیوں کے دلوں کی فرحت کا سامان فرمایا جائیگا تو اللہ تعالیٰ وہ فرحت کا سامان ہمارے لئے فرمائے اور اس لیلۃ القدر کی رات کو اب قبول کر لیں اور وہ بھائی جو دکھ اٹھا رہے ہیں جس طرح ان کو صبر دیا ہے ہم جو دکھوں کی حسرتیں لیے بیٹھے ہیں ہمیں بھی صبر عطا کرے آمین۔

(قسط پنجم)

تحریکِ احمدیت پر تنقید کا علمی جائزہ

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ۔ مؤرخ احمدیت ۔ ربوہ ۔

نواں اعتراض :۔

؎

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز (اقبال)

جواب :۔ جناب مولانا حافظ اسلم صاحب جیراجپوری کے قلم سے اس شعر کا جواب عرض کرتا ہوں ۔ فرماتے ہیں :۔

" یہ خالص شاعرانہ استدلال ہے غالب کی طرح جس نے کہا ؎

کیوں ردِّ قدح کرے ہے زاہد
مے ہے یہ مگس کی قے نہیں ہے

جس طرح مگس کی قے کہہ دینے سے شہد کی لطافت اور شیرینی میں فرق نہیں آسکتا ۔ اسی طرح محکومت کی نسبت سے الہام بھی اگر حق ہو تو غارت گرِ اقوام نہیں ہوسکتا ۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام رومی سلطنت کے محکوم تھے جن کی نسبت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے ؎

فرنگیوں کو عطا خاکِ سوریا نے کیا
نبیِ عفت کو غمخواری و کم آزاری

بلکہ اکثر انبیاء کرام علیہم السلام محکوم اقوام ہی میں مبعوث کئے گئے جس کے خاص اسباب علل تھے جن کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں دراصل نبوت کی صداقت کا معیار حاکمیت یا محکومیت پر نہیں بلکہ خود الہام کی نوعیت پر ہے ۔ " [۵۱]

شاعرِ مشرق نے ایک نہایت حقیقت افروز نکتہ یہ بیان فرمایا ہے کہ :۔

" بانیٔ احمدیت کے الہامات کی اگر دقیق النظری سے تحلیل کی جائے تو یہ ایک ایسا موثر طریقہ ہوگا جس کے ذریعہ سے ہم اس کی شخصیت اور اندرونی زندگی کا تجزیہ کرسکیں گے ۔ [۵۲]

[۵۱] " نوادرات " صفحہ ۱۲۳ - ۱۲۴ (مولانا حافظ اسلم صاحب جیراجپوری)
[۵۲] " احمدیت اور اسلام " صفحہ ۲۲ (از " حضرت علامہ اقبال ") ناشر ادارہ طلوعِ اسلام کراچی

حقائق احمدیت کے مطالعہ کا یہ ایک انتہائی مفید اور فیصلہ کُن طریق ہے جس کا جماعت احمدیہ نے ہمیشہ پُرجوش خیر مقدم کیا ہے ۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :۔

" مَیں سمجھتا ہوں کہ جب کوئی ماہرِ نفسیات بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے الہامات کا تجزیہ قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں کرے گا تو وہ لازماً احمدیت کی صداقت کا قائل ہوجائے گا پس یہ نصیحت علامہ اقبال مرحوم کی ہمارے لئے نہایت مفید ہے ۔ " [۱]

مثلاً حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو ۱۸۸۳ء میں (قیام جماعت سے چھ سال قبل) یہ الہام ہوا " I shall give you a large party of Islam. " مَیں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام کا دوں گا [۲] اب قرآن مجید کی روشنی میں اس کا تجزیہ کیا جائے تو بڑے سے بڑا ماہرِ نفسیات لازماً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اس الہام میں قرآنی ارشاد " ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر " کی طرف اشارہ ہے جس کی واقعاتی تصدیق علامہ اقبال کے مندرجہ ذیل اعتراف سے ہوتی ہے :۔

" اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے کئی طریق ہیں ۔ جن طریقوں پر اس وقت تک عمل ہوا اُن کے علاوہ اور بھی طریق ہو سکتے ہیں ۔ میرے عقیدہ ناقص میں جو طریق مرزا صاحب نے اختیار کیا ہے وہ زمانہ حال کی طبائع کے لئے موزوں نہیں ہے ۔ ہاں اشاعتِ اسلام کا جوش جو اُن کی جماعت کے اکثر افراد میں پایا جاتا ہے وہ قابلِ قدر ہے ۔ " [۳] (مکتوب ۱۷ اپریل ۱۹۳۲ء)

[۱] الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۵۲ء صفحہ ۳
[۲] براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ حاشیہ در حاشیہ ۴
[۳] اقبال نامہ حصہ دوم صفحہ ۲۳۱

— * —

دسواں اعتراض

ڈاکٹر سر محمد اقبال نے پروفیسر محمد الیاس صاحب کے نام لکھا کہ " قادیانی تحریک ، یا یُوں کہیئے کہ بانیٔ تحریک ، کا دعویٰ مسئلہ بروز پر مبنی ہے مسئلہ مذکور کی تاریخی لحاظ سے تحقیق از بس ضروری ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ مسئلہ عجمی مسلمانوں کی ایجاد ہے اور اصل اس کی آرین ہے ۔ نبوت کا سامی تخیل اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے میری رائے ناقص میں اس مسئلہ کی تاریخی تحقیق قادیانیت کا خاتمہ کرنے کے لئے کافی ہوگی ۔ " [۱] (مکتوب ۲۷ مئی ۱۹۳۷ء)

جواب :۔ یہ اعتراض دراصل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی حقانیت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے ۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں " آخرین منهم لما یلحقوا بهم " (الجمعہ : ۴) کے ذریعہ آخرین میں بھی محمد رسول اللہ کے آنے کی پیشگوئی کی گئی تھی جس کی تفسیر حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ بیان فرمائی کہ اگر کسی زمانہ میں ایمان ثریا تک بھی اُٹھ گیا تو اہلِ فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اسے واپس لے آئیں گے اور ایمان کو از سرِ نو دنیا میں قائم کر دیں گے (لو کان الایمان معلقاً بالثریا لناله رجل أو رجال من فارس) [۲] یہی وہ بروزِ محمدی ہے جس کی نسبت نویں صدی ہجری کے عظیم صوفی حضرت عبد الرزاق قاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خبر دی کہ :۔

" المهدی الذی یجیٔ فی اٰخر الزمان فانه یکون فی الاحکام الشرعیة تابعاً لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقة تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین له کلهم ولا یناقض ما ذکرناه لان باطنه باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم " [۱]

مہدی جو آخری زمانہ میں آئے گا وہ احکام شرعیہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا اور معارف ، علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء سب اس کے تابع ہوں گے کیونکہ مہدی موعود کا باطن محمد رسول اللہ کا باطن ہوگا ۔

اسی طرح امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ تحریر فرماتے ہیں :۔

" یزعم العامة انه اذا نزل الی الارض کان واحداً من الامة کلا بل هو شرح للاسم الجامع المحمدی ونسخة منتسخة منه " [۲]

عوام سمجھتے ہیں کہ مسیح موعود جب زمین پر نزول فرما ہوگا تو وہ محض ایک امتی ہوگا بلکہ وہ تو اسم جامع محمدی کی پوری تشریح اور اور اس کا (دوسرا) نسخہ ہوگا ۔

یہ ہے بروزِ محمدی کا عارفانہ تخیل جس کی بنیاد قرآن و سنت اور بزرگانِ امت کے الہامی ارشادات پر ہے اور جب یہ حقیقت ہے کہ گزشتہ چودہ صدیوں میں کسی نے انہی الہامات کے مصداق ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ۔ تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی حقانیت میں کیا شبہ رہ جاتا ہے ؟؟

اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراهیم کابراهیمکم وعیسیٰ کعیسٰکم ونبی کنبیکم " (درِ منثور عن ابن عباس) یعنی اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں تخلیق فرمائیں ۔ ہر زمین میں تمہارے آدم کی طرح ایک آدم ، تمہارے نوح کی طرح ایک نوح ، تمہارے ابراہیم کی طرح ایک ابراہیم ، تمہارے عیسیٰ کی طرح ایک عیسیٰ اور تمہارے نبی کی طرح ایک نبی ہے [۳] اگر اسے خدائی تصرف کہا جائے تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ جناب اقبال کو عصری اکتشافات کی بناء پر بھی ایک بروزِ محمدی

[۱] اقبال نامہ حصہ اوّل صفحہ ۴۱۹ - ۴۲۰
[۲] بخاری کتاب التفسیر (تفسیر سورۃ الجمعہ)

[۱] شرح فصوص الحکم مطبوعہ مصر صفحہ ۵۰
[۲] " الخیر الکثیر " (از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)
[۳] حضرت مولانا قاسم نانوتوی فرماتے ہیں میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے (تحذیر الناس)

کا ایمان تسلیم کرنا پڑا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

"حال کے ایک ہیئت دان کہتے ہیں کہ بعض ستاروں میں انسان یا انسانوں سے اعلیٰ تر مخلوق کی آبادی ممکن ہے اگر ایسا ہو تو رحمۃ للعالمین کا ظہور وہاں بھی ضروری ہے اس صورت میں کم از کم محمدیت کے لیے تناسخ یا بروز لازم آتا ہے۔" ؎[1]

عجیب بات یہ ہے کہ علامہ موصوف اپنے تئیں حافظؒ کا بروز سمجھتے تھے، فرماتے ہیں "جب میرا ذوق جوش پر آتا ہے تو حافظؒ کی روح مجھ میں حلول کر جاتی ہے اور میں خود حافظ بن جاتا ہوں۔" ؎[2]

گیارہواں اعتراض :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اسماء مبارکہ میں سے ایک نام العاقب بھی ہے جس کے معنی آنحضور نے یہ بیان فرمائے ہیں "والعاقب الذی لیس بعدہٗ نبیٌ" (بخاری و مسلم کتاب الفضائل باب اسماء النبی) ؎[3]

جواب :- یہ اعتراض سن کر ایک عاشق رسول کا دل کانپ اٹھتا ہے۔ وجہ یہ کہ "العاقب الذی لیس بعدہٗ نبیٌ" کے الفاظ ہرگز حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں بلکہ امام زہری کا قول ہے جیسا کہ مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۸۲ میں بالصراحت منقول ہے کہ "قال معمر قلت للزھری ما العاقب؟ قال الذی لیس بعدہٗ نبی۔" معمر فرماتے ہیں میں نے امام زہری سے "العاقب" کی بابت پوچھا۔ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ صحیحین کے متن حدیث میں سرے سے یہ الفاظ ہی موجود نہیں البتہ مسلم شریف میں ان کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تشریح درج ہے کہ :-

"انا العاقب الذی لیس بعدہٗ نبیٌ" ؎[4] میں وہ عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ "العاقب" کے ان ذو معنی الفاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح مقام خاتمیت کی نشان دہی ہوتی ہے اور ماننا پڑتا ہے کہ ہمارے آقا

؎[1] "اقبال نامہ" حصہ اول صفحہ ۱۱۷

؎[2] "اقبال نامہ" حصہ دوم صفحہ ۱۰۲

؎[3] یہ اعتراض سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی کتاب "ختم نبوت" صفحہ ۱۵ مطبوعہ مارچ ۱۹۶۲ء میں کیا گیا ہے۔ ایضاً اخبار "جنگ" ۲۸ نومبر ۱۹۸۴ء

؎[4] مسلم باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہی نہیں آخری انسان بھی ہیں اور یہی جماعت احمدیہ کا مسلک ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

آنحضرتؐ کے نفس پاک پر ہر کمال ختم ہو گیا بلاشبہ ہر پیغمبر ختم ہو گیا۔

افسوس! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تشریح تو نہایت بے دردی سے چھوڑ دی گئی اور جو الفاظ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے نہیں ہیں ان کو زبردستی نبیوں کے شہنشاہ کی طرف منسوب کیا جا رہا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بارہواں اعتراض :-

حدیث نبوی ہے "اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی"؎[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کیا تجھے پسند نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہ نسبت ہو جو حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون کی تھی مگر میرے بعد نبی نہیں؟ (لانبی بعدی)

جواب :- اس حدیث کا تعلق سفر تبوک سے ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے بعد مدینہ کی عورتوں اور بچوں پر امیر مقرر فرمایا حضور کا منشاء "لانبی بعدی" کے الفاظ سے کیا تھا؟ اس کی وضاحت حضور کے ان الفاظ مبارک سے ہو جاتی ہے جو اس موقع پر موجود دوسرے اکابر صحابہ سے مروی ہیں چنانچہ ایک مستند روایت میں "لانبی بعدی" کی بجائے "الا انہ لیس نبوۃ"؎[2] اور دوسری روایت میں "الا انک لست بنبیٍ"؎[3] کے الفاظ موجود ہیں جن کی روشنی میں اس فقرہ کا سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں لیا جا سکتا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کو نیابت رسول میں وہی شرف و اعزاز حاصل تھا جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ کے بعد سفر طور کے وقت نصیب ہوا اس فرق کے ساتھ کہ حضرت ہارون نبی تھے مگر حضرت علیؓ نبی نہیں

؎[1] مسند احمد بن حنبل جلد ا صفحہ ۱۸۲ (عن سعد بن وقاص)

؎[2] ایضاً صفحہ ۱۷۰ (عائشہ بنت سعد سے کہ والد سے مروی)

؎[3] ایضاً صفحہ ۳۳۱ (عن عبد اللہ بن عباس)

تھے۔ اور جماعت احمدیہ دوسرے تمام ارشادات رسول کی طرح اس فرمان نبوی پر بھی دل و جان سے یقین رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :- ؎

سارے حکموں پہ ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تن خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

تیرہواں اعتراض :-

"حضرت مولانا" مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مرزا صاحب سے مباہلہ قبول کیا جس کے نتیجہ میں مرزا صاحب اُن کی زندگی میں ۲۶ ؍مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے اور مولوی صاحب چالیس سال تک زندہ رہے۔؎[1] (سیرت ثنائی صفحہ ۱۷۱-۱۷۲ از مولوی عبد المجید سوہدروی صاحب)

جواب :-

اصل حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لئے جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اس تبصرہ کا مطالعہ ضروری ہے جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسودہ بعنوان "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ؎[2]" کو پڑھ کر اپنے اخبار "اہل حدیث" (۲۶ ؍اپریل ۱۹۰۷ء) میں شائع کیا تھا۔ تبصرہ کے چند فقرے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی گئی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔" (صفحہ ۵)

؎[1] "القادیانیۃ" صفحہ ۱۱ الناشر رابطۃ العالم الاسلامی مکۃ المکرمہ۔ "قادیانی کافر کیوں" صفحہ ۵ از ارشاد الحق اثری ناشر علم اثر منٹگمری بازار نائل پور (فیصل آباد) اپریل ۱۹۷۵ء

؎[2] "آخری فیصلہ" کی اصطلاح مباہلہ ہی کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ (فتاوی ثنائیہ جلد ۲ صفحہ ۴ طبع اول)

۲۔ "میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے۔" (صفحہ ۵)

۳۔ "تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔" (صفحہ ۵)

۴۔ "خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔" (صفحہ ۵)

۵۔ "یہ دعا تمہاری منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔" (صفحہ ۶)

یہ بھی یاد رہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مولوی صاحب موصوف کو دعوت مباہلہ دینے کے بعد ۱۰ ؍اکتوبر ۱۹۰۷ء کو وضاحت فرما دی تھی کہ :-

"مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے..... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے ایسے ہی مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے۔"؎[1]

پس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا اپنے الہامات کے مطابق مئی ۱۹۰۸ء میں انتقال فرمانا بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا نشان ہے اور جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا چالیس سال تک زندہ رہنا بھی۔

گر
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

؎[1] ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۴۰ (الحکم ۱۰ ؍اکتوبر ۱۹۰۷ء)

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب ملکانہ معلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بچی عزیزہ امۃ الرؤف سلمہا نے بفضلہ تعالیٰ امسال پنجاب ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے لئے گئے میٹرک کے امتحان میں ۹۲۳/۱۲۰۰ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ ہونہار بچی اس سے قبل بورڈ کے پانچویں اور آٹھویں کلاس کے امتحانات میں بھی وظیفہ حاصل کر چکی ہے۔

موصوف اس خوشی میں ۵/- روپے اعانت بدر میں ادا کر کے شکریہ کے ساتھ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کی اس کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

ربوہ میں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سنگِ بنیاد

ماہنامہ مصباح ربوہ بابت اپریل و مئی ۱۹۸۵ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق دارالبرکات ربوہ میں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پرانی عمارت کے بوسیدہ اور ناقابل استعمال ہو جانے کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت و منظوری سے اس کی جگہ نئی عمارت تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے دو تقاریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس سے قبل حضور پُرنور کی خدمت میں بذریعہ ٹیلیگرام دُعا کی درخواست کی گئی جس کے جواب میں حضور نے ازراہ شفقت لندن سے دعا کے ساتھ مبارکباد کا بھی پیغام ارسال فرمایا۔

سنگ بنیاد کی پہلی تقریب مورخہ ۲۲/۳/۸۵ بروز جمعۃ المبارک شام چھ بجے منعقد ہوئی جس میں مدعوین کی تعداد یکصد تھی۔ جس میں بزرگان سلسلہ، ناظران و وکلاء صاحبان عہدیداران وقف جدید، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، جامعہ احمدیہ، ادارہ الفضل، ادارہ منصوبہ بندی، اور ادارہ تعمیر مرکزی کے نمائندگان شامل تھے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منصور احمد صاحب نے تقریب کی صدارت فرمائی اور آپ نے ہی بانی تنظیم لجنہ اماء اللہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی جانب سے پہلی بنیادی اینٹ رکھی۔ اس کے بعد دیگر بزرگان و عہدیداران جماعت نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ اجتماعی دعا اور ضیافت کے ساتھ سنگ بنیاد کی پہلی تقریب بعد اختتام پذیر ہوئی۔

سنگ بنیاد کی دوسری تقریب مورخہ ۲۳/۳/۸۵ کو بوقت ۶ بجے شام زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقد ہوئی۔ سب سے پہلی اینٹ جس پر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہ مدظلہا نے دُعا کی تھی محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے نصب فرمائی۔ دوسری اینٹ آپ نے ابتدائی چودہ ممبرات لجنہ سے کاروان لجنہ رواں ہوا تھا کی طرف سے رکھی۔ اس کے بعد صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر عہدیداران لجنہ نے ایک ایک اینٹ رکھی یہ بابرکت تقریب بھی اجتماعی دُعا اور تواضع کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس تعمیر نو کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ہالینڈ میں قرآن پاک کی نمائش

ہفت روزہ "النذیر" لندن میں شائع شدہ مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل مبلغ انچارج ہالینڈ کی رپورٹ کے مطابق ماہ رمضان المبارک کے دوران ہالینڈ مشن ہاؤس میں قرآن پاک کی نمائش کا اہتمام کیا گیا جس کا افتتاح مورخہ ۲۳/۵/۸۵ کو ہیگ شہر کے میئر نے کیا۔ اس موقعہ پر پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔ اگلے روز مورخہ ۲۴/۵/۸۵ کو دو اخبارات نے تصاویر کے ساتھ اس نمائش کے متعلق خبریں شائع کیں۔ کثیر الاشاعت روزنامہ HAAGSE COURANT نے "قرآن کریم اور نمائش کا افتتاح" کے زیر عنوان لکھا:۔

"مسجد مبارک ہیگ OOSTDUINLAAN میں جمعہ کو دوپہر کے وقت ہیگ شہر کے میئر MR: F. SCHOLS نے قرآن کریم کی نمائش کا افتتاح کیا۔ قرآن کریم دنیا کے تقریباً ایک ہزار ملین لوگوں کی زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ جو قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا لفظی کلام قرار دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اسلامیہ جس کی عبادت گاہ مسجد مبارک ہے کا ارادہ ہے کہ اس کتاب کی ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو زیارت کرائی جائے۔ یہ نمائش ۲۷ جون تک رہے گی اور اس کو دیکھنے کے اوقات صبح ۱۰ بجے تا شام ۵ بجے ہوں گے۔ صبح ۹ تا ۱۲ بجے بھی وقت مقرر کر کے نمائش دیکھی جا سکتی ہے۔ تصویر میں میئر کے بائیں جانب مسجد کے امام اکمل ہیں۔"

اسی طرح مذہبی حلقوں میں مقبول کیتھولک چرچ کے باوقار اخبار HET BINNEN HOF نے "قرآن کریم کی نمائش" کے زیر عنوان لکھا:۔

"روزوں کے اسلامی مہینہ رمضان کے شروع میں ہی مسٹر سکولز میئر ہیگ شہر نے مسجد مبارک ہیگ جو اوسٹ ڈائون لان پر واقع ہے میں قرآن کریم کی نمائش کا افتتاح کیا۔ اس نمائش کا مقصد یہ ہے کہ اس مقدس کتاب کی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو زیارت کروائی جائے۔ یہ نمائش ۱۶ جون تک روزانہ ۱۲ بجے صبح تا ۵ بجے شام جاری رہے گی۔ ۹ تا ۱۲ بجے صبح بھی وقت مقرر کر کے نمائش دیکھی جا سکتی ہے۔ اس عرصہ میں آنے والے چار دن اتوار کے دنوں میں تین بجے اس موضوع پر مختصر تقاریر بھی ہوں گی۔"

سیرالیون میں ایک اور نئی جماعت کا قیام

ہفت روزہ "النصر" لندن کی اشاعت میں مکرم خلیل احمد صاحب مبشر امیر و مشنری انچارج سیرالیون کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ MAMAKA کے مقام پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی جماعت قائم کی گئی ہے۔ جہاں حال ہی میں ۸۵ مردوزن اور بچوں نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے اس کے ساتھ ہی اس مقام پر پہلے سے تعمیر شدہ مسجد بھی جماعت کو مل گئی ہے جو اب نئی جماعت کی دینی، اخلاقی اور روحانی تربیت کا مرکز ہو گی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ اس علاقہ میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ مکرم شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ ادا کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو استقامت بخشے اور انہیں اسلام کی روحانی جنگ کے کارآمد سپاہی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مدراس میں احمدیہ ریڈیو یوتھ فارم کا قیام

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس رقمطراز ہیں کہ کلمہ طیبہ مٹانے کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کے ناپاک اقدام کے خلاف احتجاج پوسٹر کثیر تعداد میں تامل اور انگریزی زبانوں میں شائع کر کے تقسیم کئے گئے۔ ان پوسٹروں کا سنجیدہ طبقوں میں نہایت خوشکن اثر ہوا ہے۔

آل انڈیا ریڈیو مدراس کے YOUTH WING کی طرف سے دعوت نامہ ملنے پر ہمارے چار نمائندگان نے شمولیت کی۔ اس اجلاس آل انڈیا ریڈیو احمدیہ یوتھ فارم کے نام سے زیر ۱۹ رجسٹریشن کرائی گئی۔

رمضان المبارک اور عید الفطر کے عنوان سے ایک مضمون آل انڈیا ریڈیو میں جا کر ریکارڈ کیا گیا جو عید کے روز صبح ۷-۲۰ پر نشر ہوا۔ اس کے علاوہ شہر کے سرکردہ اور معزز احباب کو مدعو کر کے ان سے تقاریر کرائی جاتی ہیں اور پھر بعد میں خاکسار کو اسلام اور سائنس کے زیر عنوان مختلف موضوعات پر تقریر کرنے کا موقعہ ملتا ہے جو اسلامی سائنس پروگراموں میں ریڈیو پر نشر ہوتی ہیں۔

آریہ سماج کے جلسہ میں نمائندہ جماعت کی تقریر

مکرم مولوی شیخ عبدالعظیم صاحب مبلغ کیرنگ تحریر کرتے ہیں کہ ۵/۵/۸۵ کو بستام تلسی پور آریہ سماج کی طرف سے تین روزہ جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ۵ شخصیتوں کی دعوت پر خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب۔ مکرم احسان الحق صاحب مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب۔ مکرم اسرائیل خان صاحب اور مکرم ایجاب الخان صاحب شریک ہوئے مکرم احسان الحق خان صاحب نے اس جلسے میں تقریر کی جو بہت پسند کی گئی۔ آخر میں ہم نے کافی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

کوتھو پار مبا (کیرالہ) میں تبلیغی پروگرام

مکرم سی۔ ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کرڈالی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۶/۵/۸۵ کو باقاعدہ ایک تبلیغی پروگرام بنا کر مکرم پی۔ کے سلیمان صاحب سیکرٹری تبلیغ کے ہمراہ خاکسار اور پانچ خدام دوپہر کو کوتھو پارمبا گئے اور وہاں تبلیغی لٹریچر کے علاوہ پاکستان میں کلمہ طیبہ مٹانے کے خلاف احتجاجی پمفلٹ کثیر تعداد میں ...

تقسیم کیا گیا۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

آنڈرا پورم (کیرالہ) میں کامیاب تبلیغی جلسے

مکرم اے عبد الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آنڈرا پورم تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۴ تا ۲۸ جولائی ۸۵ء چار روزہ تبلیغی جلسوں کا انعقاد کیا گیا جن میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ، مکرم ایم۔ اے فرید صاحب۔ مکرم این کنجی احمد صاحب۔ مکرم مولوی کے۔ پی آمین صاحب اور مکرم مولوی لبوا بوبکر صاحب معلم۔ مختلف عنوانات پر تقاریر کیں بعدہ خاکسار نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔

جماعت احمدیہ جمشید پور کی کامیاب تبلیغی مساعی

مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور تحریر کرتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں اجتماعی و انفرادی طور پر ۲۳۰ سے زائد افراد سے ملاقات کی گئی اور انہیں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ بہت سے مقامات پر جاکر لوگوں کو تبلیغ کی گئی اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ دو کثیر الاشاعت اخبارات میں جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کا ظالمانہ آرڈیننس کے خلاف قرارداد میں شائع کرائی گئیں اس کے علاوہ ایک درجن مسلم ممالک کے سفارت خانوں کو پاکستان میں ہو رہے احمدیوں پر مظالم کو روکنے کے لئے بذریعہ خطوط توجہ دلائی گئی۔ اس عرصہ میں حضور انور کے کیسٹ بھی سنائے جاتے رہے اور تربیتی اجلاسات بھی منعقد کئے جاتے رہے۔ لجنہ اماء اللہ کے اجلاسات بھی باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ ہوتے رہے۔

جماعت احمدیہ بھدرک کی نتیجہ خیز تبلیغی سرگرمیاں

مکرم شیخ عبد الرب صاحب آف بھدرک ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ بالاسور تحریر فرماتے ہیں کہ بھدرک سے سو میل کے فاصلے پر پانچ مقامات پر تبلیغ کا کام شروع کیا گیا جس کے نتیجہ میں کچھ نیک روحیں احمدیت میں داخل ہوئیں بعض علاقوں میں مخالفت بہت زیادہ ہے۔ اور شرپسند عناصر تبلیغ میں روک پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بعض مقامات پر احمدیوں کو زدوکوب بھی کیا گیا۔ سرکاری حکام کی طرف سے شرارتیوں کو سرزنش بھی کی گئی۔ اور ان کے اس فعل پر مذمت کی گئی۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومبائعین کو استقامت عطا کرے اور ہماری حقیر تبلیغی مساعی کو مزید شیریں پھل عطا فرمائے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے زیر اہتمام پندرہ روزہ تربیتی کلاسز

❁ محترمہ مبارکہ عزیزہ صاحبہ سیکرٹری ناصرات حلقہ لال ٹیکری لکھتی ہیں کہ پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا پروگرام بنایا گیا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ نے نظم پڑھی بعدہٗ طاہرہ صدیقہ نے حضرت عمرؓ کا قبول اسلام کا واقعہ پڑھ کر سنایا۔

ان کلاسز میں بچیوں کو پکوان سکھا دیئے گئے۔ اور اردو پڑھنے اور لکھنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کلاس کے اختتام پر دعا کرائی گئی۔

❁ محترمہ قدسیہ صاحبہ نائب سیکرٹری ناصرات تحریر فرماتی ہیں۔ حلقہ مراد نگر میں پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد بچیوں سے ان کا نصاب سنا گیا۔ معیار اول۔ دوم۔ سوم کی بچیاں شریک ہوئیں ہر ایک سے ان کا مقرر کردہ نصاب کے مطابق سبق سنا گیا۔ ہر گروپ کی بچیوں کو ہر روز تھوڑا تھوڑا سبق دیا جاتا رہا۔ بچیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

❁ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ جنرل سیکرٹری حلقہ لال ٹیکری (حیدر آباد) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸ جولائی بروز جمعہ بعد نماز جمعہ سیٹھ ناصر احمد صاحب کے مکان پر محترمہ منظور النساء صاحبہ کی زیر صدارت پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی تلاوت و نظم خوانی کے بعد دعا ہوئی بہنوں کو نصاب کے مطابق نیت نماز وغیرہ

تعوذ اور تسمیہ مع ترجمہ عقائد احمدیت۔ وضو کرنے کے بعد کی دعا۔ اذان سننے کے بعد کی دعا۔ مسجد میں آنے جانے کی دعا۔ دو سجدوں کے درمیان کی دعا۔ زبانی یاد کرائی گئیں۔ ہر روز بہنوں کو ہوم ورک دیا جاتا رہا۔ اس تربیتی کلاس میں غیر احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں۔ آپس میں مذہبی تبادلہ خیالات بھی ہوتے۔ اس کے علاوہ دیگر تربیتی امور سرانجام دیئے گئے۔

❁ محترمہ محمودہ رشید صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ سعید آباد رقمطراز ہیں کہ آٹھ دن کی تربیتی کلاس لگائی گئی جس میں مستورات کو نصاب کے مطابق اسباق دیئے گئے۔ نیز مختلف تربیتی امور سرانجام دیئے گئے ماہ رمضان المبارک کے دوران مستورات نماز تراویح اور درس و تدریس میں بھی شریک ہوتی رہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲ جون ۸۵ء کو خدام و اطفال کا مشترکہ اجلاس خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم ریاض احمد صاحب کی تلاوت اور عزیزم شاکر رشید و نفیس احمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم اطہر حسین صاحب اور مکرم ہارون رشید صاحب نے تقاریر کیں۔ چند اطفال نے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اسی روز خاکسار کی قیادت میں ایک اجتماعی وقار عمل منایا گیا۔ گاؤں کے چوراہوں اور سڑکوں پر صفائی کی گئی غازی پور کے علاقے میں بھی صفائی کی گئی۔ غیر از جماعت دوست ہمارے اس عمل کو بڑی حیرانی کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ اور ایک خاموش تبلیغ ہو رہی تھی۔ اور اس موقعہ پر جملہ خدام کو اکٹھا کر کے عہد بھی دہرایا گیا۔ اس کے علاوہ خدمت خلق کے طور پر خدام نے اعلیٰ نمونہ پیش کیا ایک غیر احمدی دوست کے مکان میں آگ لگ گئی تھی۔ خدام فوراً موقعہ پر پہنچے اور اس آگ کو بجھایا تبلیغی کا پروگرام بھی رکھا گیا تھا۔ مورخہ ۸ جولائی ۸۵ء کو ایک تبلیغی پروگرام منایا گیا۔ خاکسار اور نو خدام پر مشتمل وفد نے اپنے گردو نواح میں تبلیغ کی اور احمدیت کا پیغام پہنچایا اور لٹریچر بھی پیش کیا۔

جماعتوں میں ماہ رمضان المبارک کے لیل و نہار

❁ مکرم کے محمد شفیق صاحب تماپوری تماپور سے اطلاع دیتے ہیں کہ امسال ماہ رمضان المبارک میں درس و تدریس کا خاص پروگرام بنایا گیا جس کے تحت بعد نماز فجر و عشاء مکرم محمود احمد صاحب مجیب شیر اور خاکسار کو درس دینے کی توفیق ملی۔ باجماعت نماز تراویح کا بھی اہتمام کیا گیا۔

❁ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ نے رپورٹ بھجوائی ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تمام مرد و زن باجماعت نماز تراویح اور نماز تہجد میں شریک ہوتے رہے۔ قرآن مجید کی تلاوت کی گئی اور حضور انور اور جماعت کے لئے دعائیں کی گئیں۔

❁ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینے میں نماز تراویح و نماز تہجد اور قرآن و حدیث کا درس کا انتظام کیا گیا۔ قرآن کریم کا درس خاکسار نے اور حدیث شریف کا درس مکرم عبد المنان خان صاحب نے دیا۔ نماز عید ایک وسیع میدان میں ادا کی گئی۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کی سہ ماہی رپورٹ کا خلاصہ

محترمہ فرحت الدین صاحب صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد رقمطراز ہیں کہ گذشتہ تین ماہ میں ۱۰ ادبی اجلاسات ہوئے جن میں تبلیغی امور سے متعلق پروگرام پیش کئے گئے۔ حضور انور کی کیسٹس سنائی جاتی رہی۔ تربیتی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ اور مطالبات تحریک جدید کی روشنی میں بہنوں کو سادہ رہنے اور سادہ زندگی بسر کرنے کی بار بار تلقین کی جاتی رہی۔ تعلیمی و تربیتی کلاسیں بھی لگتی رہیں۔ مورخہ ۱۴ کو سوء اخلاق کا ٹیسٹ لیا گیا جس میں گیارہ ممبرات نے شرکت کی شعبہ تبلیغ کے تحت یکم اپریل سے ۱۰ جون تک وقف عارضی برائے تبلیغ کا ہفتہ منایا گیا اس میں بہت سی بہنوں نے حصہ لیا۔ اور مختلف مقامات پر جاکر لٹریچر تقسیم کیا نیز غیر احمدی بہنوں سے مذہبی تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ اس کے علاوہ شعبہ خدمت خلق کے تحت اجتماعی و انفرادی طور پر غریبوں کو کپڑے، اناج، نقدی اور دواؤں سے امداد کی گئی بیماروں کی عیادت کی گئی۔

بکثرت ۔۔۔۔ محترمہ ۔۔۔ بیگم صاحبہ
۔۔۔ نے تقریر کرتی
ہیں کہ ۔۔۔ اتوار جلسہ
"یوم ۔۔۔" کا انعقاد کیا گیا۔ خاکسار
نے تلاوت ۔۔۔ محترمہ اقبال صاحبہ
صاحبہ نے دہرایا۔ عزیزہ ۔۔۔ نظم سنائی

صاحبہ نے احادیث پڑھ کر سنائیں
بعدہ محترمہ ۔۔۔
امۃ الحفیظ صاحبہ ۔۔۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ محترمہ
اقبال صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اور عزیزہ بشرت
و عزیزہ نصرت نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے بعد
جلسہ برخواست ہوا۔

جماعت احمدیہ ۔۔۔ کا کامیاب تبلیغی ۔۔۔

آخر میں ۔۔۔ اپنے دو ۔۔۔ دوستوں
کے ۔۔۔ وغیرہ ڈچ اور ترکی زبان
بھی ۔۔۔ اس نوجوان کو
۔۔۔ اسی طرح ایک
ترک نوجوان ۔۔۔ کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ میری امت کے
۔۔۔ فرقے ہو جائیں گے جن میں سے
صرف ایک ناجی ہو گا کیا آپ اسی فرقہ
سے تعلق تو نہیں رکھتے۔

ہمارے مرکزی سٹال کے قریب چند
ایرانی نوجوان بھی خمینی حکومت کے
خلاف لوگوں ۔۔۔ دستخط کروا رہے تھے
ان سے بھی ہمارے دوستوں کی بات
ہوئی۔ اسی طرح ایک ایرانی طالبعلم

ہمارے سٹال پہ آیا۔ لٹریچر خریدا اور
اپنی کلاس کے باقی طلبہ کے واسطے ۲۰
پمفلٹ ڈچ زبان میں ۔۔۔ کر گیا۔
ڈاکٹر ۔۔۔ مسلمانوں ۔۔۔ تازہ حالات
کے بارہ میں گفتگو ہوئی ان کو تیار کردہ خط
اردو میں پڑھ کر دیا۔ اسی طرح
بعض سری لنکا کے لوگوں سے گفتگو کی۔
ہمارے مرکزی سٹال پر ایک ڈچ شخص
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
حضرت مسیح علیہ السلام کی افضلیت کے بارہ
میں گفتگو کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ
تبلیغی ۔۔۔ ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔
اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے
اور بہترین رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین

چھٹا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجالس انصار اللہ بھارت کے چھٹے
سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۶ اور ۱۷ اخاء
(اکتوبر) ۱۳۶۴ ہش (۱۹۸۵ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔
بھارت کی تمام مجالس سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے اس بابرکت
روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوا کر عند اللہ
ماجور ہوں گی۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

تصحیح

(۱) اخبار بدر پرچہ ۲۷/۶/۸۵ صفحہ ۱۱ پر اعلانات نکاح کے تحت مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب حیدرآباد کے بیٹے عزیز جمیل احمد سلمہ کا نام خود اعلان کنندہ کی غلطی سے رفیق احمد لکھا گیا ہے۔

(۲) اسی طرح بدر نمبر ۲۶/۶/۸۵ میں "اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ" کے تحت عزیز رفیق احمد ابن مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب حیدرآباد کی تقریب شادی کے اعلان میں لڑکی کا نام عزیزہ ۔۔۔ سلطانہ کی بجائے صرف "سلطانہ" لکھا گیا ہے۔

قارئین سے ہر دو اغلاط کی درستی کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواست دعا:- مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ ۔۔۔ (بہار) کی طبیعت ناساز رہتی ہے۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور بیش از بیش خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور جو دوست یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر ۔۔۔۔

امسال بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت -/۴۸۰ روپئے تک ہے۔ بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو ان احباب کو مد نظر رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہو گی۔

بیرونی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح سے حساب لگائیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

خدائی برکات کے حصول کا ذریعہ ۔۔۔ مالی خدمت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"بے شک وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو امراء ہیں اور مخلص ہیں اور وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر دباؤ ڈالا جائے تو مان جاتے ہیں لیکن وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو چندوں سے کھسکتے رہتے ہیں اور پھر جہاں بیٹھیں گے کہیں گے کہ بڑی مصیبت ہے ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے۔ وہ غریب آدمی جو بیس روپے کما کر چندہ دے رہا ہوتا ہے ۔۔۔ ہوتا ہے کہ اڑھائی ہزار روپیہ لے کر بھی کیوں چندہ نہیں دے سکتا۔ ان نقائص اور خرابیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھے لیکن جب وہ کہتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ مجھے جو کچھ ملا ہے اپنی کوشش اور علم کی وجہ سے ملا ہے۔ یا جب وہ کہتا ہے کہ ہم تو پہلے ہی مر رہے ہیں ہم دین کے لئے روپیہ کہاں سے دیں یا کہتا ہے بڑی مصیبت آگئی ہر وقت چندے ہی چندے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت وہ خدائی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ خدائی برکات سے وہ اسی وقت حصہ لے سکتا ہے جب اسے ایک پیسہ بھی ملتا ہے تو وہ اسے خدائی انعام سمجھتا ہے یا پندرہ کی بجائے اسے بیس روپے ملتے ہیں تو وہ ان پانچ روپوں کی زیادتی کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے پھر اسے سو روپے ملتا ہے تو وہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ہزار روپیہ ملتا ہے تو وہ ہزار کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ...... ایسے شخص کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ اگر مجھ سے دین کی خدمت کے لئے کسی چیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ ایک مصیبت ہے جو مجھ پر آگئی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے اسی کا ہے میرا اپنا کچھ نہیں۔" (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ سوم صفحہ ۲۳۹)

پس جملہ عہدیداران و افراد جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے سلسلہ کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کو باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ اس کی طرف سے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو رہی برکات سے حصہ لینے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے ارشاد پر عمل کرنے اور سلسلہ کی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

دورہ جات انسپکٹران نظارت بیت المال آمد

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار۔ یوپی۔ راجستھان اور علاقہ جنوبی ہند کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب اور مکرم مولوی ظفر احمد صاحب فضل درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات چندہ جات دورہ کریں گے۔ لہذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام انسپکٹران کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب برائے شمالی ہند

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۵ ۹/۸۵
رانچی سمبلپور	۷ ۹/۸۵	۲	۹
بھاگلپور / بیرہ پورہ	۹	۳	۱۲
خانپور ملکی-بلہبر	۱۲	۲	۱۴
بلازی	۱۴	۱	۱۵
مونگھیر	۱۵	۱	۱۶
بھاگلپور / پاکوڑ	۱۶	۱	۱۷
بھاگلپور	۱۷	۱	۱۸
مظفر پور	۱۸	۱	۱۹
موتی ہاری	۱۹	۱	۲۰
بھرت پور / سیوان	۲۰	۱	۲۱
اردل	۲۱	۱	۲۲
گیا	۲۲	۱	۲۳
پٹنہ	۲۳	۱	۲۴
آرہ	۲۴	۱	۲۵
بنارس	۲۵	۱	۲۶
کانپور	۲۶	۲	۲۸
بلن پوری	۲۸	۱	۲۹
بجنگاؤں / شکلہ گھنو	۲۹	۱	۳۰
سانداعن	۳۰ ۹	۱	۳ ۱۰
صالح نگر	۱ ۹	۲	۳ ۹
جے پور	۳	۱	۴
کشن گڑھ	۴	۱	۵
اودے پور	۵	۱	۶
کامٹہ	۶	۱	۷
جھانسی جیر گاؤں	۷	۱	۸
رائٹھ	۸	۱	۹
مسکرا-مودھا	۹	۱	۱۰
کانپور / صفا فاتت	۱۰	۲	۱۲
فیض آباد	۱۲	۱	۱۳
گونڈہ	۱۳	۱	۱۴
لکھنؤ-بارہ بنکی	۱۴	۲	۱۶
شاہجہانپور و مضافات	۱۶	۳	۱۹
بریلی	۱۹	۱	۲۰
امروہہ	۲۰	۲	۲۲
دہلی-ہاپوڑ	۲۳	۲	۲۵
میرٹھ	۲۵	۱	۲۶
انبیٹہ	۲۶	۱	۲۷
دہلی	۲۷	۴	۲ ۱۰
قادیان	۳ ۱۰/۸۵	—	—

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظفر احمد صاحب فضل برائے جنوبی ہند

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	—	—	۱۰ ۸/۸۵
مدراس	۱۲ ۸	۴	۱۶
میلاپالیم	۱۷	۱	۱۸
شنکرن کوئل / کوٹار	۱۸	۱	۱۹
ناگرکوئل / تریونڈرم	۱۹	۱	۲۰
[illegible]	۲۲	۲	۲۴
کیلاون	۲۵	۱	۲۶
الپی	۲۶ ۸/۸۵	۱	۲۷
ارناکولم	۲۷	۱	۲۸
آئیراپورم	۲۸	۱	۲۹
مورٹی پورہ	۲۹	۱	۳۰
پلی پورم	۳۰	۱	۳۱
کالیکٹ	۳۱	۱	۱ ۹
کوڈیاتھور	۱ ۹	۱	۲
منارگھاٹ	۲	۱	۳
موریاکتی	۳	۱	۴
الانور	۴	۱	۵
کردلاگی	۵ ۹/۸۵	۱	۶ ۹
کالکولم	۶	۱	۷
وانیمبلم	۷	۱	۸
پیتھہ پرم	۸	۱	۹
کالیکٹ	۹	۳	۱۲
کینانور / کڈلائی	۱۲	۲	۱۴
کوڈالی	۱۴	۲	۱۶
پاپٹ گاڈی	۱۶	۲	۱۸
موگرال	۱۸	۱	۱۹
مرکرہ	۱۹	۱	۲۰
منگلور	۲۰	۴	۲۴
شیموگہ	۲۴	۱	۲۵
ساگر سوراب	۲۵	۱	۲۶
ہبلی	۲۶	۱	۲۷
بلگام-لونڈہ	۲۷	۱	۲۸
سادنت واڑی	۲۸	۱	۲۹
تیماپور	۲۹	۱	۳۰
دیو درگ	۳۰	۱	۱ ۱۰
یادگیر	۱ ۱۰	۵	۶ ۱۰
گلبرگہ	۶ ۱۰/۸۵	[illegible]	[illegible]
شاہ آباد	[illegible]	[illegible]	۸
یادگیر	۸	[illegible]	۹
چنتہ کنٹہ	۹	[illegible]	۱۲
وڈمان	۱۲	[illegible]	۱۴
چرچرل-محبوب نگر	۱۴	[illegible]	[illegible]
شاد نگر	۱۵	[illegible]	[illegible]
حیدرآباد	۱۶	[illegible]	[illegible]
چندہ پور / کماریڈی	۱۷	۱	۱۸
سکندر آباد	۱۸	[illegible]	۱۹
حیدرآباد	۱۹	[illegible]	[illegible]
علاقہ ورنگل	۲۰	۵	۲۵
حیدرآباد	[illegible]	۸	[illegible]
ظہیر آباد	۲	[illegible]	[illegible]
عثمان آباد	۳	[illegible]	[illegible]
پونہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بمبئی	۶	[illegible]	[illegible]
اٹارسی	۱۱	۱	[illegible]
قادیان	۱۴	—	—

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی، تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا ہے۔

یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ امیدوار

★ میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔

★ سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔

★ قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

★ اردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ اس وقت ماہانہ وظیفہ کی شرح ۱۳۳/- روپے ہے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۵ء سے شروع ہو جائے گی۔ امیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں۔ اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۵ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ فائنل منظور کرنے سے قبل امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ جس کے لئے امیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہو گا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کی ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم قادیان

"اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وُہی ہُوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتح اسلام صفحہ ۶ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے ؛ خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

بی ۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-
● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹریکٹس ● الیکٹریکل درکنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389
ٹیلیفون
BOMBAY - 58.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز
۱۶ - مینگو لین ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبّت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس
M/s PERFECT TRAVEL AIDS
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE :- OFFICE :- 800
RESI :- 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز
RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین ۔ نرم جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین ۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس ۔
بریف کیس ۔ سکول بیگ ۔ ائیر بیگ ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ۔ ہینڈ پرس ۔ منی پرس ۔
پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ} گرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرلسیز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد - (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد - (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش:- ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE – 670001

H.O. PAYANGADI – 670303 (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI-12, CANNANORE:- 4498.

حیدرآباد ملک پیٹ — فون نمبر:- 42301

سپلینڈر موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۲۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد - (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم ص۳۱)

"ALLIED" ٹیلیگرام — فون نمبر - 42916

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرش ٹون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲۴/۴/۲ عقب گاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"ہمارا خدا زبردست قدرتوں کا مالک ہے"

(کشتی نوح)

NTR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ یکم اگست ۱۹۸۵ء - رجسٹرڈ نمبر [illegible]